قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

جمعرات 4 جون 2020ء | 12 شوال 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 134

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۸﴾

(التوبۃ:18)

ترجمہ: اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

فرمانِ رسول ﷺ

مسجد میں بھلائی کی نیت سے داخل ہونا جہاد کے برابر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو ہماری مسجد میں اس نیت سے داخل ہو گا کہ بھلائی کی بات سیکھے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہو گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 322 مسند ابی ہریرۃ، حدیث 8587 عالم الکتب بیروت 1998ء)

فرمان خلیفہ وقت

مسجدیں خدا تعالیٰ کی خاطر بنائی جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’ہم صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک بڑی خوبصورت مسجد فلاڈلفیا میں بنا دی ہے، اس شہر میں بنا دی ہے، بلکہ ہم اس کا حق ادا کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہم یہ سننے والے ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجدیں خدا تعالیٰ کی خاطر بنائی ہیں اور پھر اس کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی۔ چنانچہ انہی ہدایت یافتہ لوگوں میں اور ان لوگوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے، جن سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ پس اس سوچ کو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ سوچ ہو گی اور اس کے لئے کوشش ہو گی تو اس مسجد کے افضال اور برکات ہم اس دنیا میں بھی محسوس کریں گے، ہماری اولادیں اور نسلیں بھی دین سے جڑی ہوئی ہوں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بھی اس علاقے اور اس شہر میں پھیلانے والے ہوں گے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں گے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 19۔اکتوبر 2018ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

کروڑوں مسلمانوں کی مسجدیں برکت سے خالی ہیں

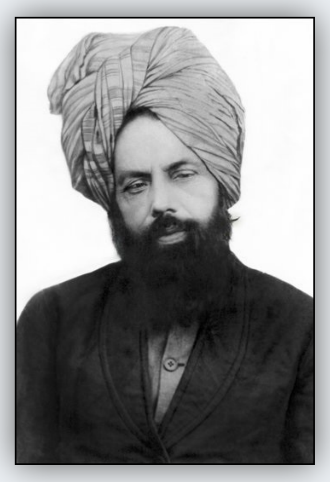

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی جاوے۔ سچّی اتباع آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے، مگر افسوس ہے کہ آج کل لوگوں نے اتباع سے مُراد صرف رفع یدین، آمین بالجہراور رفع سبابہ ہی لیا ہے۔ باقی امور کو جو اخلاق فاضلہ آپؐ کے تھےاُن کو چھوڑدیا۔ یہ منافق کا کام ہے کہ آسان اور چھوٹے اُمور کو بجالاتاہے اور مشکل کو چھوڑتاہے۔ سچے مومن اور مخلص مسلمان کی ترقیوں اور ایمانی درجوں کا آخری نقطہ تو یہی ہے کہ وہ سچا متبع ہو اور آپؐ کے تمام اخلاق کو حاصل کرے جو سچائی کو قبول نہیں کرتا، وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتاہے۔ کروڑں مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور مسجدیں بھی بھری ہوئی نظرآتی ہیں۔ مگر کوئی برکت اور ظہور ان مسجدوں کے بھرے ہونے سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ یہ سب کچھ جو کیا جاتاہے محض رسوم اور عادات کے طور پر کیا جاتاہے۔ وہ سچا اخلاص اور وفا جو ایمان کے حقیقی لوازم ہیں۔ ان کے ساتھ پائے نہیں جاتے۔ سب عمل ریاکاری اور نفاق کے پردوں کے اندر مخفی ہو گئے ہیں۔ جُوں جُوں انسان ان کے حالات سے واقف ہوتا جاتاہے۔ اندر سے گنداور خبث نکلتاآتاہے مسجد سے نکل کر گھر کی تفتیش کرو تو یہ ننگ اسلام نظر آئیں گے۔ مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک کوٹھا ہزارمن گندم سے بھرا ہوا خالی ہوگیا۔ اگر چُوہے اس کو نہیں کھا گئے، تو وہ کہاں گیا پس اسی طرح پر پچاس برس کی نمازوں کی جب برکت نہیں ہوئی، اگر ریا اور نفاق نے ان کو باطل اور حبط نہیں کیا تووہ کہاں گئیں۔ خدا کے نیک بندوں کے آثار ان میں پائے نہیں جاتے۔ ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتاہے۔ اگر وہ نسخہ اس کے لئے مفید اور کارگر نہ ہوتو چند روز کے تجربے کے بعد اس کو بدل دیتاہےاورپھر اس کو تشخیص کرتاہے، لیکن ان مریضوں پر تو وہ نسخہ استعمال کیا گیا ہے جو ہمیشہ مفید اور زُود اثر ثابت ہوا ہے تواس سے معلوم ہوتاہے کہ انہوں نےنسخہ کے استعمال میں غلطی اور بدپرہیزی کی ہے۔ یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ارکان اسلام میں غلطی تھی اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ مئوثر علاج نہ تھاکیونکہ اس نسخہ نے ان مریضوں کو اچھا کیا۔ جن کی نسبت لاعلاج ہونے کا فتویٰ دیا گیا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422-421)

اس شمارہ میں

- آیت الکرسی،سورۃالاخلاص،الفلق اورالنّاس پڑھنے کی تحریک
- تعارف سورۃ الانفال و سورۃ التوبۃ
- خلافتِ رابعہ کےدور میں مساجد کا قیام
- چین میں احمدیت
- محترم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی کا ذکر خیر

دربارِ خلافت

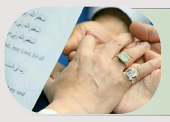

آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، الفلق اور النّاس پڑھنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک مومن کو، ایک ایسے شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57) یعنی ہم نے جنّ و اِنس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات و سکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے۔ دعائیں بھی ہیں۔ لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔ لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور ہماری مشکلات اور پریشانیاں دُور ہوں۔ عموماً لوگوں کو میں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں۔ نماز میں دعائیں کریں۔ اور اپنے خد اتعالیٰ سے مدد مانگیں۔ لیکن آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں اور جس کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر اِن دعاؤں کی ان آیات کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے اس کے فوائد بیان فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ذاتی عمل کے بارے میں اس سلسلہ میں روایت آتی ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس یعنی قرآن کریم کی جو آخری تین سورتیں ہیں، یہ اور آیۃ الکرسی تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا جسم پر پھیرتے۔

پس جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے....

ایک روایت میں آخری تینوں قُل پڑھ کر جسم پر پھونکنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں۔ فرمایا کہ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جوڑتے اور پھر ان پر پھونکتے اور ان میں یہ پڑھتے قُلۡ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ یعنی یہ تینوں سورتیں پڑھتے اور پھر جہاں تک ممکن ہوتا دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اور چہرے سے دونوں ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور پھر جو جسم کا حصہ آتا جہاں تک آپ کا ہاتھ جا سکتا تھا آپ تین بار ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا اہتمام اس باقاعدگی سے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھیرتیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ کہتی ہیں جب آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو میں یہ سورتیں آپ پر پڑھتی اور آپ کے ہاتھ ان کی برکت کی امید سے آپ پر پھیرتی۔ (صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات)

پس یہ خیال حضرت عائشہ کو آنا یقیناً اس وجہ سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت باقاعدہ تھے اور اس کی برکت کی اہمیت حضرت عائشہ پر خوب کھول کر واضح فرمائی تھی۔

پھر صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا کس طرح احساس دلایا۔ اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر۔ کیا میں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ پھر آپ نے مجھے قُلۡ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اے عقبہ! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تُو انہیں پڑھ نہ لے۔ عقبی کہتے ہیں کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تُو انہیں نہ بھولنا۔ تو اس وقت سے میں انہیں نہیں بھولا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جب تک میں نے انہیں پڑھ نہ لیا ہو۔‘‘

(مسند احمد بن حنبلؒ مسند عقبہ بن عامرؓ جلد 5)(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 2108ء)

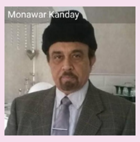

حکم رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بابت کلمہ گو

حواقعہ مشہور ہے یہ اک جہادیٔ جنگ کا
اک صحابی قتل اک کافر کو جب کرنے لگا
کلمۂ توحید اُس کافر نے فوراً پڑھ لیا
پر مجاہد نے یہ سمجھا موت سے وہ ڈر گیا
سوچ کر کہ اس کا یہ اقرار تو دل سے نہیں
مار ڈالا نیزۂ خونخوار سے اس کو وہیں

جنگ کی روداد میں شامل تھا یہ بھی ماجرا
وہ مجاہد بھی نبیؐ کے رو برو حاضر ہوا
جب رسول پاکؐ نے یہ بات تھی اس سے سنی
انؐ کے روئے پاک پر ظاہر ہوئی ناراضگی
آپ نے پوچھا مجاہد سے تجھے تھی کیا خبر؟
یعنی جو دل کے ہے اندر وہ نہیں آتا نظر
کلمۂ توحید اُس نے موت سے ڈر کر پڑھا
دل کو اس کے چیر کر تم نے تو یہ دیکھا نہ تھا؟
روز محشر کیا بدل یعنی ملے گا بھول کا؟
کلمۂ توحید ہوگا جب گواہ مقتول کا؟
بار ہا تھا آپ نے بس اک یہی پوچھا سوال
ہو گیا پر اس مجاہد کا تو کچھ کہنا محال
آپؐ تھے ناراض یعنی یہ تھا اس نے کیا کیا
ایک مسلم دوسرے مسلم کے ہاتھوں مر گیا

جان کر کہ کیا نبیؐ کی بات کا مفہوم تھا
وہ صحابی تو بہت ہی ہو گیا مغموم تھا
دل یہ بولا کاش میں مسلم نہ ہوتا آج تک
ویکھتا رنجیدگی کی نہ نبیؐ کی یہ جھلک
عمر بھر قلب صحابی کو رہا اس کا ملال
یاد آتا ہی رہا اس کو نبیؐ کا وہ جلال

واقعہ سچا ہے یہ کہنا غلط بے سود ہے
تذکرہ اس کا صحیح مسلم میں بھی موجود ہے
زید کے بیٹے اسامہ سے ہوا منسوب یہ
اور سکھاتا ہے رسول پاکؐ کا اسلوب یہ
یہ سبق ہم کو ملا ہے اے مسلمانو سنو!
مصطفےٰؐ کے نام پر قربان دیوانو سنو!
کلمۂ توحید جس نے بھی زبان سے پڑھ لیا
کہہ دیا خود کو مسلماں وہ مسلماں ہو گیا
اے منور حضرت احمدؑ کے سب تابع رہیں
کلمۂ اسلام گو کو نہ کبھی کافر کہیں!

منور احمد کونڈے۔ یوکے

وقار احمد بھٹی

تعارف سورۃ الانفال و سورۃ التوبۃ (8ویں و 9ویں سورۃ)

مدنی سورتیں، الانفال کی 76 اور التوبۃ کی 129 آیات ہیں

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن ملک غلام فرید صاحب ایڈیشن 2003ء

عنوان، وقتِ نزول اور دونوں سورتوں کا تعلق

جیساکہ سمجھا جاتاہے کہ ان دونوں سورتوں میں سے پہلی سورۃ ہے جس کو انفال کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سورۃ دو حصوں میں منقسم ہے ایک سورۃ انفال اور دوسری سورۃ التوبۃ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ یا برأت کوئی الگ سورۃ نہیں ہے بلکہ سورۃ انفال کا ہی حصہ ہے۔ یہ قرآن کریم کی واحد مثال ہے کہ جہاں ایک سورۃ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہےجبکہ باقی سب سورتیں اپنی ذات میں مکمل ہیں۔ اس حقیقت کا ثبوت کہ سورۃ توبہ کوئی الگ سورۃ نہ ہے بلکہ سورۃ الانفال کا ہی حصہ ہے یہ ہے کہ دیگر تمام سورتوں کی طرح سورۃ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ نہیں ہے جو کہ الٰہی تائید کے ساتھ ہر سورۃ کے ابتداء میں پائی جاتی ہے اور ہر سورۃ کا لازمی جزو ہے۔ مزید یہ کہ ان دونوں سورتوں کے درمیان ایسی یکسانیت ہے کہ یہ دوالگ سورتیں ہونے کی بجائے ایک ہی سورۃ معلوم ہوتی ہیں۔ یہ دونوں سورتیں انفال اور توبہ مدینہ میں نازل ہوئیں۔ سورۃ انفال غزوہ بدر کے وقت نازل ہوئی ہجرت کے پہلے یا دوسرے سال میں اور صحیح بخاری کی روایت کے مطابق سورۃ توبہ یا برأت قرآن کریم کے نازل ہونے والے آخری حصوں میں سے ہے، جو ہجرت کے نویں سال نازل ہوئی۔

دونوں سورتوں پر اجتماعی نوٹ

سورۃ الانفال میں یہ پیشگوئی ہے کہ خدا مسلمانوں کو ایک فتحِ عظیم عطا فرمائے گا اور یہ کہ ان کے دشمنوں کی جائیدادیں اور مالِ غنیمت ان کو ملے گا۔ اس پیشگوئی کی وجہ سے کفار نے ایک عرصہ تک مسلمانوں کو تمسخر کا نشانہ بنائے رکھاکیونکہ حکیم اور دائمی علم کے مالک خدا نے اپنے ازلی ابدی قوانین کی مطابقت کی وجہ سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا معرضِ التوا میں رکھا اور ان آیات کا نزول جن میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر تھا بعد میں سورۃ انفال کی دیگر آیات میں ہوا۔ جب مکہ فتح ہوا اور مذکورہ بالا پیشگوئی پوری ہوئی تو اس سورۃ کا بقیہ حصہ نازل ہوا۔ اس حصہ کا آغاز یوں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری (کا پیغام بھیجا جا رہا) ہے ان مشرکین کی طرف جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے۔ پس چار مہینہ تک تم زمین میں خوب چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکو گے اور یہ کہ یقیناً اللہ کافروں کو رسوا کردے گا۔

یہاں یہ بھی بیان کردینا ضروری ہے کہ بعض مفسروں کے نزدیک اس متذکرہ بالا اعلان سے مراد یہ تھی کہ مشرکوں کو چار ماہ کی مہلت دی گئی تھی جن کے ساتھ مسلمانوں کے معاہدے ہو چکے تھےکہ یہ چار ماہ گزرنے کے بعد ایسے تمام معاہدے کالعدم تصور ہوں گے۔ اس اعلان کی یہ تفسیر بالکل غلط ہےکیونکہ اگر اس سے مراد جملہ معاہدوں کی تردید اور مذمت کرنا ہوتا تو اس کے ساتھ اس حکم کا دینا بے معنی ہوجاتا ہے کہ انہیں (کفار کو) چاہئے کہ وہ چار ماہ تک زمین میں چل پھر کر خود ملاحظہ کریں کہ خدا کی بات پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ اگر کسی کو محدود مہلت دی جائے تو فطرتی طور پر وہ ایسی جگہ کو چھوڑ کر بھاگنے میں جلدی کرتا ہے بجائے اس کے کہ وہ زمین میں گھومتا پھرے۔

پھر اگر اس آیت کا یہ مفہوم سمجھا جائے کہ اس میں مشرک قبائل کو ایک آخری نوٹس دیا جا رہا ہے کہ ان چار ماہ کے بعد ان سے کئے گئے تمام عہد کالعدم قرار دےدئے جائیں گےتو اگلی ہی آیت کو کیسے بیان کیا جائے گا کہ جس میں ذکر ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ عہد باندھے ہوئے ہیں ان کے عہد کی میعاد ختم ہونے سے پہلے انہیں نہ نکالا جائے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سورۃ توبہ کی اس پہلی آیت سے مراد جس میں اَلَّذِیۡنَ عَاہَدۡتُّمۡ کے الفاظ ہیں کوئی سیاسی معاہدہ یا اقرار نامہ نہیں ہے بلکہ صرف اعلان کے طور پر ہے جو مسلمان اور کفار ایک دوسرے کے خلاف کر چکے تھے اور اپنی اپنی فتح کے امیدوار تھے۔

مسلمانوں کی طرف سے سورۃ الانفال میں یہ اعلان تھا کہ کفار کی جائیدادیں اور مال و متاع پر مسلمان قابض ہوجائیں گے جبکہ کفار کی طرف سے یہ دعویٰ تھا کہ مسلمانوں کو یہاں سے نکال باہر کیا جائے گااور وہ مسلمانوں کی مال و متاع پر قابض ہوں گے۔ فریقین کے ایسے اعلان تھے جن کو یہاں تمثیلی رنگ میں 'عہد' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور مشرکوں کو بتایا گیا ہے کہ زمین کو گھوم پھر کر دیکھو کہ سورۃ انفال میں جو اعلان ان کی طرف سے کیا گیا تھا آیا وہ سچ نکلا ہے یا نہیں۔ اس لئے سورۃ براۃ (توبہ) دراصل سورۃ انفال میں مذکور ایک عظیم پیشگوئی کی صداقت کا اعلان کرتی ہے اور اس کا ایک جزو ہے اور اسی لئےایک الگ سورۃ نہ ہے۔

مختصر یہ کہ ان دونوں سورتوں کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے جو دراصل ایک مکمل سورۃ بناتا ہے، جیساکہ پہلے بیان ہو چکاہےکہ سورۃ انفال غزوہ بدر کے وقت نازل ہوئی تھی اور اس میں مشرکوں کی تباہی کے بارے میں ایک پیشگوئی کی گئی تھی۔ پھر مشرکین مکہ سے آخری جنگ کے بعد سورۃ براۃ نازل ہوئی جس میں ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا گیا اور ایک نئے دور کی بنیاد رکھی گئی۔

دونوں سورتوں کے مضامین کا خلاصہ

سورۃ الانفال کا آغاز غزوہ بدر کی تفصیل کے بیان سے ہوتا ہے اور آغاز میں ہی مسلمانوں کو بتایا گیا ہےکہ انہیں کفار کے مقابل پر ایک کھلی فتح نصیب ہوگی اور ان کی جائیدادوں اور مال غنیمت پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگا۔ یہ جنگیں خدا کا ایک نشان ہیں اور انہیں دنیا داری کے حصول کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔ پھر انہیں بتایا گیاہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں بہادری سے لڑنا چاہئے اور اپنی طاقت اور تنظیم پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے اور انہیں اپنے دشمن کی تعداد اور ان کی جنگی مہارت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔

مزید براں اہلِ اقتدار کی اطاعت پر زور دیا گیاہے اور یہ بیان کیا گیاہےکہ الٰہی احکام کی فرمانبرداری مسلمانوں کے لئے کامیابی اور خوشحالی کی راہیں ہموار کرے گی اور انہیں دشمنوں کی فتنہ پردازیوں اور سازشوں سے محفوظ رکھے گی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مکہ والوں کی خفیہ سازشوں سے بچایا۔ اس سورۃ میں مزید بتایا گیاہےکہ دشمن کو اپنی تعداد اور جنگی مہارت پر غرور ہے اور اپنے تئیں حق پر سمجھتا ہے اور جھوٹے پر خدا کی لعنت کا متقاضی ہے۔ ایسا سخت دشمن اتنی آسانی سے ہرگز ہار نہیں مانے گا ۔ یہ سورۃ ان کے جھوٹے دعاوی کو ظاہر کرتی ہے۔

اس سورۃ میں مزید بیان کیا گیا ہےکہ کفار کے قول و فعل کا تضاد ظاہر کرتا ہے کہ ان کا ایمان فقط ان کی عقل کا غلام ہےاور اس کی جڑیں ہرگز ان کے دل میں مضبوطی سے پیوست نہ ہیں۔ مسلمانوں کی فرحت کے لئے یہ الٰہی وعدہ کیا گیا ہےکہ جس جنگ میں وہ ہیں (غزوہ بدر) یہ ان کی کامیابی پر منتج ہوگی اور مستقبل میں بھی ان کی کوششوں کے ایسے ہی نتائج نکلیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے عہدیداران کی اطاعت اور سختیوں کو صبر و تحمل سے برداشت کرنا اور اتحاد اور تنظیم سے کام کرنا ان پر فرض کر دیا گیاہے۔

اس سورۃ میں آئندہ ہونے والے معاہدہ جات کےتقدس اور پاسداری کا بیان کیا گیاہے اور مسلمانوں کو بتایا گیاہے کہ کفار پے در پے اپنے معاہدوں سے انحراف کریں گے مگر یہ بات تمہیں ہرگز ان سے کئے گئے عہد و پیمان توڑنے پر آمادہ نہ کرے۔ انہیں اس غلط فہمی اور خام خیالی کو ذہنوں سے نکالنا ہوگا کہ کفار کی عہد شکنی کے باعث ان کے مقصد کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود کسی عہد شکنی کے مرتکب نہ ہوں۔ اس کی بجائے انہیں پوری تندہی سے ان معاہدوں کی پاسداری کرنی چاہئے لیکن کسی بھی معاہدہ کی وجہ سے جنگ کی تیاری میں کوتاہی ہرگز نہیں برتنی چاہئے۔ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر لڑائیوں کے دوران کفار امن کی طرح ڈالیں تو ایسی پیشکش کو ہرگز ٹھکرانا نہیں ہے کیونکہ اگر کفار امن کے معاہدوں کو توڑیں گے اور پھر سے جنگ شروع کردیں تو مسلمانوں کو ان کی اس عہد شکنی سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی جو انہوں نے اپنے اعتماد کوخود ٹھیس پہنچائی ہوگی۔ اس حکم نے صلح حدیبیہ کی راہ ہموار کی اور جب کفار نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو یہ فتح مکہ پر منتج ہوا۔ مسلمانوں کو مزید بتایا گیاہے کہ قیدی ان کے ہاتھ آئیں گے اور انہیں ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہئے۔

مسلمانوں کو فتح کا وعدہ سورۃ الانفال میں دیا گیا تھا اس کے پورا ہونے کا ذکر سورۃ براۃ کی ابتدائی آیات میں ہے جہاں بتایا گیاہے کہ مسلمان پورے عرب پر قابض ہوچکے ہیں اس لئے مشرکین کو چاہئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لیں کہ کیا مسلمانوں کا غلبہ سارے ملک پر ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگلی آیات میں کفار سے بوجہ ان کے معاہدہ جات کی پاسداری نہ کرنے کےناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو متنبہ کیا گیاہے کہ ان کے ساتھ نئے عہد و پیمان نہ باندھیں نیز یہ کہ ان سے معاہدوں کا ختم کرنا ہرگز مکہ کی خوشحالی کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے گا کیونکہ خدا ان کو رزق عطا فرمائے گا۔ پھر ان کو بتایا گیا ہے کہ انہیں ہر گز یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ عرب کو فتح کرنے کے بعد اب جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور انہیں امن نصیب ہو جائے گا۔

عیسائیوں کی مخفی سازشوں اور فریب کی وجہ سے جنگوں کا نیا سلسلہ شروع ہوگا اور وہ کیونکہ مشرک قوم ہیں اس لئے وہ خدا کی توحید کا زمین میں قائم ہونا برداشت نہ کرسکیں گے۔ مزید برآں وہ اخلاقی گراوٹ میں مبتلا قوم ہیں جبکہ اسلام حقیقی مساوات اور آزادی کا درس دیتا ہے۔ پھر ایک عیسائی حکومت اپنے قرب و جوار میں مساوات اور آزادی کی بنیادوں پر قائم حکومت کیونکر برداشت کر سکتی ہے جبکہ ایسی قریبی حکومت ان کی رعایا کو بغاوت پر ابھار سکتی تھی۔ اس لئے مقدس مقامات کی حفاظت کی غرض سے جن کو شعائر اللہ قرار دیا جا چکاہے مسلمانوں کو بتایا گیاہےکہ آئندہ آنے والی جنگوں کی خاطر خواہ تیاری رکھیں۔

جیساکہ سورہ براۃ کی ابتدائی 37 آیات کے نزول اور بعد کی آیات کے نزول میں ایک وقفہ پایا جاتا ہے، بعد میں نازل ہونے والی آیات میں پہلے نازل شدہ آیات میں مذکور پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں غزوہ تبوک کے حالات کا ذکر کیا گیا ہے اور ان حالات کا بھی جن میں مذکورہ بالا پیشگوئی پوری ہوئی۔

منافقوں اور کمزور ایمان والوں سے سلطنتِ قیصر سے ٹکرانے کے باعث خوفزدہ ہوکر جہاد کے لئےنہ نکلنے پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کی اخلاقی کمزوری کوظاہر کیا گیاہےاور مومنوں کو ان سے مددلینے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کی مدد کے بغیر ہی خدا انہیں قیصر پر فتح عطا کرے گا۔ (یہ مضمون زیادہ تفصیل کے ساتھ سورۃ روم اور سورۃ فتح میں مذکور ہے)

اس ضمن میں منافقوں کی سازشوں کا ذکر کیا گیا ہےکہ جو وہ اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے کر رہے ہیں۔ سورۃ توبہ کے اختتام پر اس بات پر زور دیا گیاہےکہ منافقوں کی سازشوں اور کفار کے دنیاوی ذرائع اور بڑی طاقت کے باوجود آنحضرت ﷺ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے(جو عظیم عرش کا رب ہے) اپنے مشن میں کامیاب و کامران ہوں گے۔

آج کی دعا

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرہ: 202)

ترجمہ” اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

یہ پیارے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے حصول کی ایک جامع دعا ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو بہت کثرت سے پڑھتے تھے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22مئی 2020ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس دعاکے پڑھنے کی طرف تحریک فرمائی ہے۔

قدسیہ محمود سردار

مولانانصیراحمد قمر۔لندن

خلافتِ رابعہ کے دور میں مساجد کا قیام

اسلام احمدیت کی ترقی و استحکام میں مساجد کو ایک غیر معمولی حیثیت حاصل ہے۔ مسجد وہ مقام ہے جہاں مومنین اللہ و رسول کے احکامات کے تابع خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور باجماعت نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں سے حصّہ پاتے ہیں جن کا اس نے نماز باجماعت قائم کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر مسجدوں کے قیام کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔

"اِس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شرّ کو ہر گز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا۔" (ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی اس کے آغاز سے ہی مساجد کے قیام کی طرف خصوصی توجہ ہے اور خلافتِ احمدیہ کے زیر ہدایت و نگرانی باقاعدہ ایک سکیم کے طور پر مساجد کی تعمیر و توسیع کا کام منظّم طور پر جاری ہے۔ اور بہت سے مقامات پر مرکزی نظام کے تابع مساجد کی تعمیر کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے عہدِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ دسمبر 1982ء کے موقع پر اپنے دوسرے روز کے خطاب میں بتایا کہ اس سال نو(9) مختلف ممالک میں مرکزی اخراجات کے تابع 24 بڑی وسیع اور پختہ مساجد تعمیر کی گئیں۔

اگلے سال دسمبر 1983ء کے جلسہ کے موقع پر آپؒ نے بتایا کہ اس سال دس ممالک میں32 نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔

1984ء میں حکومتِ پاکستان کے ظالمانہ آرڈیننس 20 کے نفاذ کے بعد پاکستان میں احمدیوں کے لئے مساجد کی تعمیر کی اجازت تو ایک طرف، ان پر یہ پابندی لگا دی گئی کہ وہ اپنی مسجد کو "مسجد" کہہ بھی نہیں سکتے۔ کئی جگہوں پر احمدیہ مساجد پر حملے کئے گئے۔ بعض جگہوں پر احمدیوں سے ان کی مساجد چھین کر ان پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا۔ بعض جگہ مساجد کو سیل (seal) کر دیا گیا۔ بعض مساجد کو منہدم کیا گیا۔ مساجد کے ساز و سامان کو لوٹا اور جلایا گیا۔ مخالفین کے ارادے تو یہ تھے کہ اس طرح احمدی عبادت سے منحرف ہو جائیں گے۔ لیکن معاندین احمدیت کی ان ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے تابع وہ ردِّ عمل دکھایا جو ایک حقیقی مومن جماعت کی شان ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ قوت اور عزم اور ارادوں کے ساتھ عبادات پر قائم ہوئے اور ان کی عبادت کے معیاروں میں اضافہ ہوا۔ نمازوں میں باقاعدگی اور التزام اور خشوع و خضوع اور سوز و گداز نے ان کو نئی روحانی رفعتیں بخشیں۔ اور خدا تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔

حضورؒ نے معاندین احمدیت کی احمدیوں کو زبردستی نماز سے روکنے کی کوشش میں ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28نومبر 1986ء میں فرمایا۔

"بکثرت ایسے احمدی جو پہلے نمازوں میں سستی دکھاجاتے تھے وہ نمازوں میں اورزیادہ مضبوط ہوگئے۔ جوباجماعت نماز کے عادی نہیں تھے انہوں نے باجماعت نمازیں شروع کردیں۔ جوتہجد نہیں پڑھتے تھے، انہوں نے تہجد پڑھنا شروع کردی اورجوبے نمازی تھے وہ نمازی بننے لگ گئے اور اس کا ردّ عمل ..... ایساوسیع ہے، اتنا پُرشوکت ہے کہ صرف پاکستان میں نہیں ہوا یہ ردّ عمل، انگلستان میں بھی ہوا، جرمنی میں بھی ہوا، چین میں بھی ہوا، جاپان میں بھی ہوا، امریکہ میں بھی ہوا، افریقہ میں بھی ہوا، کوئی دنیاکاملک ایسانہیں ہے جہاں پاکستان کے حکمرانوں کی اس ناپاک کوشش کا ردّعمل اس صورت میں دنیا میں ظاہرنہ ہواہوکہ انہوں نے وہاں احمدیوں کونمازوں سے روکنے کی کوشش کی ہواوردنیاکے کونے کونے میں احمدی نمازوں پر زیادہ قائم نہ ہوگئے ہوں۔ تعداد کے لحاظ سے بھی، نماز کے مزاج کے لحاظ سے بھی، روحانیت کی شیرینی کے لحاظ سے بھی ، خشوع وخضوع کے لحاظ سے بھی، غرضیکہ ہرپہلو سے اس کوشش کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکلاکہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز کامعیارہرصورت میں ہر پہلو سے اب پہلے کی نسبت بہت اونچاہوگیا۔"

(خطباتِ طاہر جلد 5خطبات 1986ء صفحہ 787)

خدا کے فضل سے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام بڑی خوبصورت اور تقویٰ پر مبنی مساجد کی تعمیر کا سلسلہ بھی بہت تیزی سے آگے بڑھا۔ ظاہری خوبصورتی اور وجاہت اور حشمت کے لحاظ سے تو جماعت احمدیہ دنیا کی امیر قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن قربانی کی روح میں دنیا کی کوئی قوم جماعت احمدیہ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتی۔ جماعت کا اخلاص، اس کی قربانی اور اس کا جذبۂ خدمت حیرت انگیز ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو قبول فرمایا اور قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکتیں بخشیں اور اپنے فضلوں سے نوازا، سینکڑوں کیا ہزاروں ایسی ایمان افروز داستانیں دنیا بھر میں پھیلی پڑی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیشہ ان باتوں کے الٹ نتائج ظاہر کئے ہیں جو ہمارے خلاف دشمنوں نے مکر اور تدبیریں کیں۔ احمدیت کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب کہ دشمن کے ارادوں کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہوں اور ان کی تدابیر کے وہ نتائج برآمد ہوئے ہوں جو مقصد تھا اُن کا کہ ہم یہ کریں گے تو یہ نتیجہ نکلے گا...... انہوں نے جب بھی جماعت احمدیہ کے اموال لوٹے ہیں جماعت کے اموال میں برکت ہوئی، جب مسجدوں کو منہدم کیا ہماری مسجدوں میں برکت ہوئی، ہمارے نفوس ذبح کئے ہمارے نفوس میں برکت ہوئی، جب قرآن کریم جلائے...... تو قرآن کی اشاعت میں بے شمار برکت ہوئی۔ جب انہوں نے تبلیغ پر پابندی لگائی تو تبلیغ میں برکت ہوئی۔"

(خطبہ جمعہ 18 مئی 1984ء)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان میں احمدیہ مساجد پر پابندی کے آرڈیننس کے ردّ عمل میں بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کو تحریک فرمائی کہ وہ خدا کے گھروں کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ آپؒ نے 1985ء میں جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ یہ سال مساجد کی تعمیر کے سال کے طور پر منایا جائے۔ اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مساجد اور مراکز نماز اور مشن ہاؤسز کے قیام کی طرف غیر معمولی توجہ ہوئی۔ اور ہر آنے والے سال میں مسلسل جماعتی مساجد کی تعمیر میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ بہت سے مقامات پر جماعت کو بنی بنائی مساجد عطا ہوئیں کیونکہ کامیاب تبلیغ کے نتیجہ میں پورا گاؤں یا گاؤں کی اکثریت اپنے اماموں کے ساتھ احمدی ہوئی اور یوں بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔

ان مساجد کی تعمیر کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بہت ہی ایمان افروز واقعات بھی ظاہر ہوئے۔ مساجد کی تعمیر کے لئے قربانیاں پیش کرنے والوں کے ایمان و اخلاص اور قربانی کے بے نظیر واقعات بھی رونما ہوئے اور مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالنے والے مخالفین کی ذلّت و رسوائی کے عبرتناک نشانات بھی ظاہر ہوئے۔ یہ بھی ایک طویل اور دلچسپ اور رُوح پرور تفصیل ہے اور تاریخ احمدیت کا ایک نہایت ہی روشن باب ہے۔

ذیل میں عہدِ خلافت رابعہ میں تعمیر ہونےوالی بعض اہم اور بڑی مساجد و مراکزِ نماز کا مختصرتعارف پیش کیا جاتا ہے۔ بالخصوص ایسی مساجد، مراکزِ نماز جن کا سنگِ بنیادحضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے رکھا یاآپؒ نے ان کا افتتاح فرمایا۔ یا حضورؒ کے عہدِ خلافت میں کسی ملک میں پہلی مسجد کا قیام عمل میں آیا۔

عہدِ خلافتِ رابعہ میں پاکستان میں 20 کے قریب مساجد شہید کی گئیں۔ اگست 1987ء میں بیت النور ہالینڈ کو بعض شریر اور شرپسند عناصر نے جلانے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور قیمتی دستاویزات اور اشیاء ضائع کر دیں۔ اس واقعہ کا ذکر کر کے حضورؒ نے 21۔اگست 1987ء کے خطبہ جمعہ میں ہالینڈ کی مسجد کو دس گنا بڑا بنانے کا اعلان کیا اور 18 ستمبر 1987ء کے خطبہ جمعہ میں منہدم شدہ مساجد کی مرمت اور از سرِ نَو تعمیر کے لئے فنڈ کی تحریک کی اور فنڈ کا قیام اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ کی رقم کا وعدہ فرما کر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"چونکہ پاکستان میں مساجد پر اور معابد پر حملہ تھا اس لئے میں نے جماعت کو سمجھایا کہ ہم ظلم کا جواب ظلم سے تو نہیں دے سکتے مگر مسابقت کی روح کے ساتھ ہم یہ جواب دیں گے۔ قرآن کریم نے ہمیں نیکیوں میں آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی ہے ... اس لئے میں نے جماعت کو تاکید کی کہ وہاں اگر ایک مسجد جلاتے ہیں تو آپ بیسیوں مسجدیں باہر کی دنیا میں بنادیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے عظیم الشان خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

جس سال لندن آیا ہوں اس سال مساجد کی تعمیر کی تعداد دنیا بھر میں 32 تھی اور باقی چار سالوں میں خدا کے فضل سے جماعت کو 660 نئی مسجدیں بنانے کی توفیق ملی ہے۔.....

اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ بعض بنی بنائی مسجدیں بھی ہمیں عطا کی ہیں اور جوں جوں جماعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے ان جماعتوں کے ساتھ بہت سے دیہات کی بنی بنائی مسجدیں پوری کی پوری جماعت احمدیہ کو مل گئیں۔ ان مساجد کی تعداد 201 ہے جو اُن کے علاوہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے 1989ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ 1992ء کے موقع پر مساجد کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"پاکستان میں جو سب سے بڑا ظلم توڑا جا رہا ہے وہ عبادت کی راہ میں روکیں ڈالنا ہے جس کو قرآن کریم نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے کہ کون ہے اس سے زیادہ ظالم جو خدا کی مساجد میں جا کر عبادت کرنے والوں کو عبادت سے روکتا ہے (البقرۃ:115) تو پاکستان میں جتنے بھی مظالم ہیں کچھ بدنی ہیں اُن سے بدن کو تکلیف پہنچتی ہے لیکن

جو روحانی مظالم ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ سنگین ہیں اللہ کی نظر میں۔ اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہماری مساجد کو منہدم کیا گیا، اُن کی تالہ بندی کی گئی، مساجد میں جانے سے روکا گیا۔ اُس کے نتیجہ میں خداتعالیٰ نے اس کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں نئی مساجد عطا کی ہیں کہ اُن کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے جو کتنا محسن خدا ہے۔

نئی مساجد جو امسال بنی ہیں وہ 307 ہیں اور 80 زیر تعمیر ہیں۔

برّ اعظم افریقہ

گیمبیا

1988ء میں دورۂ مغربی افریقہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے گیمبیا میں 2 احمدیہ مساجد کا افتتاح فرمایا اور 2 مشن ہاؤسز، ایک مسجد اور ایک کلینک کا سنگِ بنیاد رکھا۔

ان میں سے ایک شہر Talinding Kunjang کی مسجد بیت السلام تھی جس کا سنگِ بنیاد 20 جنوری 1988ء کو رکھا گیا تھا۔

ماریشس

18 ستمبر 1988ء کو حضورؒ نے ماریشس کے مقام نیو گروو (New Grove) پر مسجد بیت السلام کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اس کا افتتاح 1993ء میں فرمایا۔ اس مسجد کے لئے قطعۂ زمین مقامی احمدی فیملی نے بطور ہدیہ جماعت کو پیش کیا تھا۔ اس تقریبِ سنگِ بنیاد میں آنریبل رامدت جدّو (Ramduth Jaddoo) منسٹر فار ورکس بھی شامل ہوئے۔

اسی روز 18 ستمبر 1988ء کو حضورؒ نے اپنے ماریشس کے پہلے دورہ کے دوران وہاں کے علاقہ Quartier Millitaire میں تعمیر ہونے والی مسجد طاہر کا افتتاح فرمایا۔

برّ اعظم یورپ

حضورِ انورؒ نے 11 ستمبر تا 15 اکتوبر 1985ء پانچ ہفتوں کا یورپ کا دورہ فرمایا۔ مغربی جرمنی، اٹلی، سپین، فرانس، سوئٹزر لینڈ، ہالینڈ اور بیلجیم تشریف لے گئے اور اس دورہ کے دوران پانچ نئے مراکز کا افتتاح فرمایا۔

سپین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مورخہ 10 ستمبر 1982ء کو سپین کے شہر پیدرو آباد میں 700 سال بعد تعمیر ہونے والی ''مسجد بشارت'' کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کی تعمیر جماعت احمدیہ کے صدسالہ جوبلی منصوبہ کے ایک اہم حصّہ کے طور پر ہوئی۔ اس کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بنفسِ نفیس سپین تشریف لے جا کر مؤرخہ 9 اکتوبر 1980ء کو دورۂ یورپ کے دوران رکھا تھا۔اس کے افتتاح کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے وصال سے قبل مقرر فرمائی تھی۔

افتتاح مسجد بشارت

اس موقع پر چار برّاعظموں ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے 40 ممالک سے 2 ہزار کے قریب احمدی موجود تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس موقع پر اپنے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ستمبر 1982ء میں فرمایا۔

''مسجدوں کی تعمیر ایک بہت ہی مقدّس فریضہ ہے۔ لیکن جو مسجدیں ہم بنا رہے ہیں یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جیساکہ عام طور پر دنیا میں ہوتا ہے۔ ان مسجدوں کے پس منظر میں لمبی قربانیوں کی تاریخ ہے۔ یہ کچھ امیر لوگوں کی وقتی کوشش یا جذباتی قربانی کا نتیجہ نہیں۔ کچھ ایسے لوگوں کی جن کو خدا نے زیادہ دولت بخشی ہو اور وہ نہ جانتے ہوں کہ کہاں خرچ کرنی ہے۔ بلکہ خصوصاً اس مسجد کے پیچھے تو ایک بہت ہی لمبی، گہری، مسلسل قربانیوں کی تاریخ ہے۔''

(خطباتِ طاہر جلد 1 خطبات 1982ء صفحہ 136)

اس موقع پر مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ قریباً 3 ہزار مقامی سپینش افراد نے شرکت کی۔ اسی طرح سپین کے مقامی اخبارات اور پریس و میڈیا اور مختلف نیوز ایجنسیز کے پچاس سے زائد نمائندگان اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اور نہ صرف سپین کے ذرائع ابلاغ نے اس تقریب کو بہت نمایاں کر کے شائع اور نشر کیا بلکہ یورپ اور دنیا کے متعدد ممالک کے سمعی و بصری نشریاتی اداروں نے اس مسجد کے افتتاح کی تقریب کی نہایت خوش آئند الفاظ میں خبریں نشر کیں اور اس کی جھلکیاں دکھائیں اور عالمی شہرت کے مالک کثیر الاشاعت اخبارات و جرائد نے اپنے ادارتی کالموں میں اس کا اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ اور اس طرح کروڑوں افراد تک اس مسجد کی تعمیر اور افتتاح اور اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔قرطبہ کے ایک جریدہ ''لاووز'' یعنی ''صدائے قرطبہ'' نے اپنے اداریہ میں لکھا۔

''بیشک پیدروآباد میں تعمیر ہونے والی مسجد جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی مذہبی اہمیت کی حامل ہے جس کے افتتاح کے موقع پر 2 ہزار کے لگ بھگ احمدی دنیا کے کونے کونے سے کھنچے چلے آئے ہیں لیکن یہ مسجد اہل قرطبہ کے لئے بھی کچھ کم اہمیت کی حامل نہیں اس لئے کہ یہ رواداری اور مذہبی عقائد کی آزادانہ تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں ایک یاد گار بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اور تاریخی اعتبار سے اس کا رشتہ رواداری کے اس جذبہ اور روح کے ساتھ جا ملتا ہے جس کا مظاہرہ خلفائے قرطبہ نے اپنے دورِ حکومت میں کیا۔ دریائے وادیٔ الکبیر کے کنارے پیدروآباد کے قرب میں واقع اس نو تعمیر مسجد کے خوبصورت مینار ہمیں ایک خاص تاریخی جذبہ کا احساس دلاتے ہیں۔ اس حقیقت کا انکار کئے بغیر کہ قرطبہ اور اُندلس میں عیسائیت کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری ہیں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ مینار رواداری کی علامت اور نشان کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں اُس اہم تاریخی ماضی کو دہرانے کا ایک واضح اشارہ موجود ہے جسے یکسر فراموش کردینے کا کوئی جواز نہیں۔''

(خطباتِ طاہر جلد 1 خطبات 1982ء صفحہ 136)

انگلستان

5 اکتوبر 1982ء کو حضورِ انورؒ نے انگلستان کے شہر جلنگھم (Gillingham) میں احمدیہ مشن کا افتتاح فرمایا۔

7 اکتوبر 1982ء کو حضورؒ نے لندن کے علاقہ کرائیڈن میں احمدیہ مشن کا افتتاح فرمایا۔

10 مئی 1986ء کو حضورؒ نے گلاسگو میں سکاٹ لینڈ کے نئے احمدیہ مشن کا افتتاح فرمایا۔

مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن

انگلستان میں سب سے بڑی مسجد بنانے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انگلستان میں سب سے بڑی مسجد بنانے کی تحریک کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 1995ء میں فرمایا۔

''انگلستان میں ایک بہت بڑی مسجد کی ضرورت ہے۔ یہاں اب تک جو دوسری بڑی بڑی مساجد بنائی گئی ہیں ان میں بتایا جاتا ہے کہ گلاسگو کی مسجد میں سب سے زیادہ نمازی آ سکتے ہیں یعنی دو ہزار کی تعداد میں۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ اس میں زیادہ آ سکتے ہیں یا ریجنٹ پارک کی مسجد میں۔ مگر جو اندازہ ایک دفعہ میں نے لگوایا تھا اس سے یہی لگتا ہے کہ ریجنٹ پارک کی مسجد کے ملحقات تو بڑے ہیں مگر نمازیوں کی جگہ اتنی نہیں ہے۔اس لئے بعید نہیں کہ گلاسگو والوں کا دعویٰ درست ہو کہ انگلستان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

جماعت احمدیہ کی تعداد تو دوسروں کے مقابل پر بہت تھوڑی ہے لیکن جماعت احمدیہ کے عبادت گزار بندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ہمیں 2 ہزاری مسجد کام نہیں دے گی۔ مرکزی جو جلسے ہوتے ہیں یا مرکزی تقریبات جن میں عبادت کے لئے وسیع جگہوں کی ضرورت پڑتی ہے ان میں انگلستان کی ضرورت چھ سات ہزار تک بھی جا پہنچتی ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ سرِ دست آپ کے اندر یہ استطاعت ہے کہ چھ سات ہزار نمازیوں کے لئے مسجد تعمیر کر سکیں۔ مگر ایسی مسجد کی بنیاد ڈالنا ضروری ہے جس میں یہ سہولتیں میا ہوں کہ آئندہ حسب ضرورت اور حسب توفیق اس کی توسیع ہوتی چلی جائے اور مسجد کے عمومی نقشے پر بُرا اثر نہ پڑے۔ یعنی سادگی تو اپنی جگہ درست ہے مگر بدزیبی تو خدا کو پسند نہیں ہے۔ ایسے ملحقات، ایسے الحاق اضافے جو بدصورتی پیدا کریں وہ اچھے نہیں ہیں۔ اس لئے اپنی پلاننگ میں، اپنی منصوبہ بندی میں یہاں کی جماعت کو چاہئے کہ یہ گنجائش رکھیں کہ آئندہ دس پندرہ ہزار تک کے لئے بھی وہ مسجد بڑھائی جا سکتی ہو تو بڑھائی جائے اور پھر بھی ٹھیک لگے۔ دونوں طرف سے آگے اور پیچھے متوازن بڑھنے کی جگہ بھی ہونی چاہئے اور نقشہ پہلے سے ہی بنا چاہئے مختلف stages، منازل کا نقشہ۔

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ سردست جو میں نے تخمینہ لگایا ہے، امیر صاحب سے مشورہ بھی کیا ہے تو وہ بھی کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ مگر کچھ ان کے ٹھیک سے مجھے لگا تھا کہ وہ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت میں ابھی یہ توفیق نہیں، تو توفیق تو خدا بڑھا دیا کرتا ہے۔ میں نے پانچ ملین کا تخمینہ لگایا ہے یہاں کی مرکزی مسجد کے لئے اور جیسا کہ میرا پرانا دستور چلا آرہا ہے اللہ توفیق بھی عطا فرما رہا ہے

کہ ہر وہ وسیع، بڑی تحریک جو کرتا ہوں اس کا سواں حصہ میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں امیر صاحب کی طرف سے دس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ لکھوا رہا ہوں تا کہ ان کا پہلا نمبر رہے۔ اگرچہ میری نیتوں میں ان سے پہلے غالباً یہ بات چلی آ رہی تھی کہ پچاس ہزار پاؤنڈ کا میں اکیلا نہیں بلکہ اپنی بچیوں، دامادوں، بچوں اور مرحومین سے تعلق والوں کی طرف سے یہ لکھواؤں۔ پانچ سال کا عرصہ میرے ذہن میں ہے۔ پانچ سال میں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا تو یہ رقم سارے وعدہ کروانے والے پوری کر دیں۔ لیکن اگر یہ وعدے اتنے نہ ہوئے تو پھر پانچ سال مزید بھی اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور مسجد کے معاملے میں بنیادیں وسیع ہونی چاہئیں اور سادہ سی عمارت کی تعمیر بھی ہو جانی چاہئے۔ باقی زیبائشیں بعد کی باتیں ہیں، دیکھی جائیں گی۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ پچاس لاکھ اگر پانچ سال میں نہ بھی پورا ہو تو دس لاکھ بھی سہی لیکن ارادے بلند رکھیں اور اللہ سے توقعات بلند رکھیں۔ نئی نسل کے جو بچے اب خدا کے فضل سے مختلف نوکریوں پر لگ رہے ہیں ان کو بھی شامل کریں اور خدا سے توفیق بڑھانے کی دعائیں مانگیں تو کوئی بعید نہیں۔ اور پھر جب بھی تحریک کی جاتی ہے تو سب دنیا سے خدا ویسے بھی مددگار کھڑے کر دیتا ہے۔ کچھ ایسے جوش رکھنے والے متموّل دوست ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی تحریک ہو پیچھے نہیں رہنا چاہتے تو وہ بھی آپ کی انشاء اللہ نصرت فرمائیں گے۔ تو اس وقت میں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں اور اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ عبادتوں کی گنجائش پر زور ہونا چاہئے۔ جو ملحقہ عمارتیں ہیں یا دوسرے نخرے ہیں ان کو بے شک نظر انداز کر دیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہو جائے تو یہ بھی بعید نہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر جرمنی کو بڑی تحریک ہو گی کیونکہ جرمنی آپ کی رقیب جماعت ہے اور وہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی نیکی میں آپ اُن سے آگے نکل جائیں۔ تو آپ نے قدم بڑھایا تو وہ بھی بڑھائیں گے، یہ سلسلہ چل پڑے گا انشاء اللہ۔ تو اب وقت ہے کہ ہم عبادتوں کی طرف توجہ جب کر رہے ہیں تو عبادتگاہوں کی طرف بھی توجہ کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ24فروری1995ء، خطباتِ طاہر جلد14صفحہ 138-140)

الغرض حضورؒ نے برطانیہ کی نئی اور وسیع مسجد کے لئے 24 فروری 1995ء کو 5 ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ 28 مارچ 1999ء کو حضور نے بیت الفتوح کی مجوزہ جگہ پر نماز عید الاضحیٰ پڑھائی اور اسی سال 19 اکتوبر کو حضورؒ نے مسجد بیت الفتوح کا سنگِ بنیاد رکھا۔ 16فروری 2001ء کو حضورؒ نے اس مسجد کے لئے مزید 5 ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 اکتوبر 2003ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد میں بیک وقت 10ہزارافراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نیز یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

قطب شمالی کی پہلی مسجد کے لئے تحریک

حضورؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اکتوبر 1993ء میں فرمایا کہ ”جماعت احمدیہ ناروے کے متعلق یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے North Capeمیں مسجد بنانے کی حامی بھری تھی اور ان کے سپرد میں نے یہ کام کیا تھا کہ چندوں کی اپیل سے پہلے وہاں زمین لیں اور جماعت قائم کریں۔ پھر ساری دنیا سے چندوں کی اپیل کی جائے گی اور آپ کی جو کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔ انہوں نے یہ خوشخبری بھیجی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیون نے باقاعدہ فیصلہ کر کے وہاں ایک نہایت ہی عمدہ باموقع اوپر کی زمین جو ایک خوبصورت پہاڑ پر واقع ہے اور ایک ایکڑ سے زیادہ رقبہ ہے وہ جماعت احمدیہ کو مسجد کے لئے تحفۃً پیش کر دی ہے اور انہوں نے کوئی پیسہ وصول نہیں کیا۔ دوسرا کام کرنے کے لئے ان کا وفد اب وہاں گیا ہے یا جانے والا ہے تبلیغ کر کے وہاں جماعت قائم کرے گا۔ جب یہ دونوں شرطیں اکٹھی ہو جائیں گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ چندہ کی عام تحریک بھی کر دی جائے گی۔“

حضورؒ نے فرمایا کہ

”میرے ساتھ جو قافلہ تھا انہوں نے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تحریک سے پہلے ہی کر دیا تھا۔ اس میں میں نے بھی اپنا وعدہ شامل کر لیا۔ اس طرح ہمارے قافلے کا 2ہزار کا وعدہ اور کچھ خطبہ کے نتیجہ میں دوست از خود وعدہ بھی لکھوا گئے یا رقم ادا کر دی۔ بہرحال جب عام تحریک ہو گی اور جب جیسا میں نے بتایا ہے وہاں جماعت بھی کچھ قائم ہو جائے گی تو مسجد کے کام کا آغاز ہو جائے گا۔“

(خطباتِ طاہر جلد 12 خطبات 1993ء صفحہ 769)

جرمنی میں 100 مساجد کی سکیم

ستمبر 1985ء میں مغربی جرمنی کے شہر کولون (Köln) میں 17ستمبر کو حضورؒ نے ایک نئے مرکز بیت النصر کا افتتاح فرمایا۔

22 ستمبر 1985ء کو حضورِ انور نے جرمنی کے شہر گروس گیراؤ (Gross-Gerau) میں نئے مرکز ”ناصر باغ“ کا افتتاح فرمایا۔

جلسہ سالانہ جرمنی 1989ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو صد سالہ جشن تشکّر کے حوالہ سے ملک بھر میں 100مساجد تعمیر کرنے کا منصوبہ عطا فرمایا۔ اس موقع پر حضورؒ نے فرمایا۔

”گزشتہ سو سال کامیابی کے ساتھ گزرنے کے طور پر سو مساجد جرمنی میں بنا دیں، اظہارِ تشکّر کے طور پر۔“

(روزنامہ الفضل مورخہ 5 جون 1989ء)

چنانچہ جماعت جرمنی نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لاکھوں مارک کے وعدے پیش کر دیئے۔ مگر کئی سال گزرنے کے بعد بھی بعض قانونی اور معاشرتی رکاوٹوں کے باعث اس منصوبہ کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔

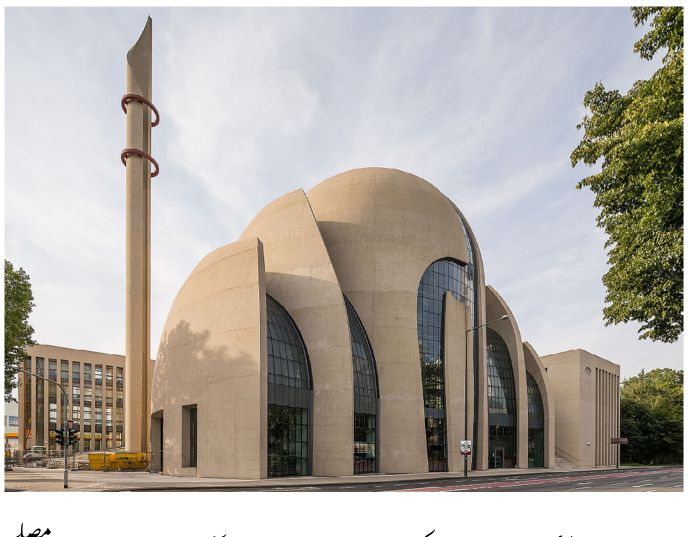

22 مئی 1997ء کو حضرت سیّدہ مہر آپا حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ 23مئی کو حضورؒ نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”حضرت مہر آپا کی طرف سے جرمنی کی 100مساجد سکیم میں 3 لاکھ جرمن مارک پیش کئے جائیں گے۔“ (یہ وعدہ بعد میں بڑھا کر 5لاکھ کر دیا)نیز اپنی طرف سے 50ہزار مارک دینے کا اعلان فرمایا۔ 1997ء میں حضورؒ نے ایک مرتبہ پھر اس منصوبہ کی طرف توجہ دلائی۔

25 نومبر 1998ء کو حضورؒ نے وِٹلش میں پہلی مسجد ”بیت الحمد“ کا سنگِ بنیاد رکھا اور 9 جنوری 2000ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الحمد وٹلش اور مسجد بشارت اوسنا بروک مکمل ہو گئیں اور حضورؒ کے دستِ مبارک سے ان مساجد کے افتتاح عمل میں آئے۔ جبکہ مسجد بیت المومن میونسٹر کا حضورؒ نے سنگِ بنیاد رکھا۔

مسجد ناصر(بریمن) (سنگ بنیاد نومبر2001ء)، مسجد نور الدین (ڈارمشٹڈ) (سنگ بنیاد 11 مئی 2002ء) اور مسجد طاہر (کوبلنز) میں مساجد کی تعمیر خلافتِ رابعہ کے آخری سالوں میں شروع ہو چکی تھی۔ جبکہ مسجد حبیب (کیل)، مسجد العزیز (ریڈشٹٹ)، جامع مسجد (اوفن باخ)، مسجد سمیع (ہنوور)، مسجد بیت العلیم (ورزبرگ) اور مسجدالہدیٰ (اوزنگن) کے لئے قطعاتِ زمین خریدے جا چکے تھے۔ عہدِ خلافتِ رابعہ میں جرمنی میں مساجد کی تعمیر سے متعلق بعض مزید تفصیلات درج ذیل ہیں۔

مسجد بیت الشکور (گراس گراؤ۔ ناصر باغ)

مسجد بیت الشکور جرمنی کے شہر Gross-Gerauمیں واقع جماعتی مرکز ناصر باغ میں تعمیر ہوئی۔ ناصرباغ میں لگنے والی آگ سے وہاں موجود لکڑی کی عمارت مکمل طور پر جل گئی تھی۔ اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہورہا تھا۔ چنانچہ تقریباً 2سال کی تگ و دوکے بعد مقامی انتظامیہ نے ناصرباغ میں مسجدبنانے کی اجازت دی۔ مسجد کے ساتھ ایک بڑا ہال،دفاتر اور مبلغ سلسلہ کی رہائش بھی تعمیر کی گئی۔ اس مسجدکو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ”بیت الشکور“ کا نام دیا۔ مسجد کا سنگِ بنیاد 13۔اپریل 1991ء کو رکھا گیا اور 13۔اپریل 1993ء کو افتتاح عمل میں آیا۔ مسجد بیت الشکور کا کل رقبہ 1850مربع میٹر ہے۔ اس مسجد کے مردانہ ہال کا رقبہ 484مربع میٹر ہے اور Basementمیں خواتین کے لئے قریباً اتنی ہی گنجائش کی بڑی مسجد بنائی گئی ہے۔ 630 مربع میٹر میں دفاتر اور رہائش گاہ بنائی گئی۔ یہ منصوبہ اس لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہش پر تمام عمارت وقارعمل کر کے جماعت جرمنی کے افراد نے اپنے ہاتھوں سے بنائی۔ دو سال تک بڑی دور دور سے احباب تشریف لا کر وقارعمل میں حصہ لیتے رہے۔

مسجد بیت الحمد (وٹلش)

100مساجد سکیم کے تحت پہلی باقاعدہ طور پر تعمیر ہونے والی مسجد لگثمبرگ کے قریب جرمنی کے شہر Wittlichمیں بنائی گئی۔ اس کا سنگِ بنیاد نومبر 1998ء میں رکھا گیا اور 9جنوری 2000ء کو اس کاافتتاح ہوا۔ اس موقع کے لئے حضورؒ نے خصوصی پیغام ارسال کیا۔ پھر اسی سال 5جون 2000ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یہاں رونق افروز ہوئے اور رات قیام فرمانے کے بعد اگلے روز تبلیغی نشست سے خطاب فرمایا۔ اس مسجد کا پلاٹ تین ہزار پانچ سو مربع میٹرہے اور مسجد 200 مربع میٹرپر تعمیر کی گئی ہے جو دو منزلوں پر مشتمل ہے ۔ گراؤنڈ فلور پرخواتین کے لئے مسجد کے علاوہ چار کمروں کا مربی ہاؤس ہے اور بالائی منزل پر مردانہ مسجد کے ساتھ دفاتر ہیں جبکہ تہ خانہ میں ایک کثیر المقاصد ہال ہے۔

مسجد بشارت (اوسنابروک)

یہ مسجد OSNABRÜCKمیں تعمیر ہوئی۔ اکتوبر 1999ء میں اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور اکتوبر 2002ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ 2481 مربع میٹر کے پلاٹ پر بنائی جانے والی مسجد کا تعمیری رقبہ 211 مربع میٹرہے۔ جس میں 215 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس مسجد کی خصوصیت اس کے گنبد کے اطراف دو مینار ہیں۔ مسجد کے علاوہ دو کمروں کی رہائش،لائبریری اور جماعتی ضرورت کے کچن کے علاوہ تہ خانہ میں ایک ہال بھی اس عمارت کا حصہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے31۔اگست 2000ء کو زیرتعمیر مسجد

کا معائنہ فرمایا اور یہاں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کیں۔

مسجد بیت المومن (میونسٹر)

اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 31 اگست 2000ء کو میونسٹر شہر میں رکھا۔ اس سے قبل بھی 1995ء میں حضورؒ نے اس شہر میں ایک تبلیغی نشست کو رونق بخشی تھی۔ اس مسجد کی تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی زندگی میں مکمل ہوگئی تھی تاہم اس کا افتتاح حضورؒ کی وفات کے چند روز بعد 3 مئی 2003ء کو عمل میں آیا۔ اس میں 213 نمازیوں کے لئے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد مومن کے میناروں کی اونچائی دس میٹر ہے۔ پلاٹ کا رقبہ 1015 مربع میٹرہے۔ اس میں مسجد کے ساتھ چار کمروں پر مشتمل مربی ہاؤس ، دفتر اور لائبریری بھی ہے۔

جرمنی میں دیگر زیر تعمیر مساجد

علاوہ ازیں مسجد نورالدین (ڈارمشٹڈ)، مسجد ناصر (بریمن) اور مسجد طاہر (کوبلنز) کا سنگِ بنیاد خلافت رابعہ کے دور میں رکھ دیا گیا تھا۔ مسجد نور الدین (ڈارمشٹڈ) کا سنگِ بنیاد 11 مئی 2002ء کو رکھا گیا۔ مسجد ناصر (بریمن) کا سنگِ بنیاد نومبر 2001ء میں رکھا گیا۔ اسی طرح کیل شہر میں مسجد حبیب کی تعمیر کے لئے 3 ستمبر 1999ء کو پلاٹ خرید لیا گیا تھا۔ خلافت رابعہ کے زمانے میں جو مزید پلاٹ خریدے گئے ان میں Riedstadt میں مسجد عزیز کے لئے 5 اپریل 2000ء، جامع مسجد (اوفن باخ) کے لئے پلاٹ 7 اگست 2000ء، مسجد سمیع (ہنوور) کے لئے پلاٹ 20 اپریل 2001ء، بیت العلیم (ورزبرگ) کے لئے پلاٹ 14 ستمبر 2001ء، مسجد الہدیٰ (Usingen) کے لئے پلاٹ 12 فروری 2002ء اور مسجد بشیر (Bensheim) کے لئے پلاٹ 9 دسمبر 2002ء کو خریدے گئے۔ ان پلاٹوں کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے حاصل کی گئی تاہم ان کی تعمیر عہدِ خلافت خامسہ کے ابتدائی سالوں میں ہوئی۔

ہالینڈ

13 ستمبر 1985ء کو حضورؒ نے نَن سپیٹ (ہالینڈ) میں نئے مرکز بیت النور کا افتتاح فرمایا۔

برِّ اعظم امریکہ

یو۔ایس۔اے

جنوری 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو تحریک فرمائی کہ آئندہ 4-5 سال میں امریکہ میں کم از کم 5 نئے مشن ہاؤسز اور مساجد قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

29 جون 1984ء کو حضورؒ نے امریکہ و یورپ کے مراکز کے لئے جملہ احمدیوں کو چندہ کی تحریک فرمائی۔

1984ء میں شکاگو میں Glen Ellyn میں جماعت نے مسجد مشن ہاؤس کے لئے 5 ایکڑ کا ایک پلاٹ خریدا۔

اسی سال شکاگو کے پہلے مشن واقع Wabash Street سے ملحقہ مکان خریدا تا کہ مشن کی عمارت میں توسیع کی جا سکے۔

اسی سال ڈیٹرائٹ (میامی) میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے سات ایکڑ کا پلاٹ خریدا۔

نیویارک میں ایک عمارت بطور مرکز نماز خریدی گئی جس کا نام "بیت الظفر" رکھا گیا۔

زائن میں ایک پلاٹ مشن ہاؤس اور مرکز نماز کے طور پر خریدا گیا۔ اور باسٹن میں مقامی افراد جماعت نے 2 ایکڑ کا ایک پلاٹ مسجد کے لئے تحفہ دیا۔

1985ء میں New Orleans میں ایک عمارت بطور مرکز نماز خریدی گئی۔ اسی طرح توسان (Tueson) ایریزونا میں مسجد کی تعمیر ہوئی۔

لاس اینجلس (کیلیفورنیا) میں 4.75 ایکڑ کا پلاٹ مسجد و مشن ہاؤس کے لئے خریدا گیا جس پر "مسجد بیت الحمید" تعمیر ہوئی۔

اکتوبر، نومبر 1987ء میں حضورؒ نے امریکہ کی گیارہ ریاستوں کا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کا تھا۔ حضورؒ کینیڈا بھی تشریف لے گئے۔ اس دورہ کے دوران حضورؒ نے امریکہ میں 3 مساجد کا افتتاح فرمایا جن میں فلاڈلفیا، توسان اور پورٹ لینڈ کی مساجد شامل ہیں۔

8 اکتوبر 1987ء کو نیو جرسی کے شہر ولنگ برو (Willingboro) میں قائم کی جانے والی "مسجد النصر" کا افتتاح فرما کر اسی روز وہاں سے کار پر فلاڈلفیا تشریف لے گئے اور وہاں قائم کی جانے والی "مسجد ناصر" اور اس سے ملحقہ مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔

نیز اسی دورہ کے دوران 5 مساجد کا سنگ بنیاد رکھا جن میں "مسجد بیت الرحمٰن" واشنگٹن (9 اکتوبر 1987ء) اور ڈیٹرائٹ کے علاقہ ٹرائے (Troy) میں مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد (15 اکتوبر 1987ء) رکھا۔

مسجد بیت الرحمان سلورسپرنگ

بعدازاں ڈیٹرائٹ کی اس مسجد کی جگہ کو لوکل گورنمنٹ نے سڑک کی تعمیر کے لئے جماعت سے حاصل کر لیا۔ اس لئے اس کے مقابل پر ٹرائے کی بجائے فارمنگٹن کے علاقہ میں 2001ء میں 5 ایکڑ جگہ حاصل کر کے یہاں مسجد تعمیر کی گئی۔

حضور انور رحمہ اللہ نے احبابِ جماعت کی دعوت پر مسجد یوسف توسان اریزونا کا افتتاح 21 اکتوبر 1987ء کو فرمایا۔

23 اکتوبر 1987ء بروز جمعۃ المبارک حضور رحمہ اللہ نے لاس اینجلس کے علاقہ Hawthorne میں مسجد بیت السلام کا سنگِ بنیاد رکھا۔

1987ء میں ہی Cleaveland (اوہایو) میں ایک عمارت بطور مرکز نماز خریدی گئی جس کا نام بیت الاحد رکھا گیا۔

1988ء میں Pittsburgh اور San Jose میں مشن ہاؤسز (مراکز نماز) کی عمارات خریدی گئیں۔

احمدیہ مسجد واشنگٹن کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ بمقام لاس اینجلس (امریکہ) فرمودہ 7 جولائی 1989ء میں واشنگٹن میں مرکزی مسجد کی تعمیر میں احبابِ جماعت کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ اس سلسلہ میں حضور نے لجنہ نیویارک کی طرف سے پیش کیا جانے والا 3 ہزار ڈالرز کا چیک اور ڈاکٹر حمیدالرحمٰن کی طرف سے پیش کیا جانے والا 50 ہزار ڈالر کا چیک بھی اس مسجد کے لئے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ اور فرمایا۔

"جوبلی کے ... اس سال کی غیر معمولی خوشی کے موقع پر جس نے بھی امریکہ سے اس نیت سے روپیہ مجھے پیش کیا وہ میں انشاء اللہ مسجد واشنگٹن ہی کو دوں گا۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک عمومی تحریک کی ضرورت ہے۔ ہم نے جائزہ لیا ہے اس وقت مہنگائی اتنی ہو چکی ہے کہ مسجد واشنگٹن اگر ایک سال سے سولہ مہینے کے اندر اندر تعمیر کی جائے تو پچیس لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے... میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت امریکہ یہ سال خصوصیت سے واشنگٹن کی مسجد کا سال منائے تو جتنی رقم بھی اکٹھی ہو ایک سال کے اندر وہ ابتدائی ضرورت کے لئے انشاء اللہ پوری ہو جائے گی۔ لیکن ساتھ ہی میں تمام دنیا کی جماعتوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ واشنگٹن کی مسجد میں وہ بھی حصہ ڈالیں۔

(خطباتِ طاہر جلد نمبر 8 خطبات 1989ء صفحہ 469-471)

Silver Spring Maryland USA میں جماعت نے حضورؒ کی تحریک پر 80ء کی دہائی میں پونے نو ایکڑ رقبہ حاصل کیا جس پر "مسجد بیت الرحمٰن" کی تعمیر کا کام 1993ء میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1994ء کے جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر 14 اکتوبر کو اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا جو جماعت احمدیہ امریکہ کی مرکزی مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

1989ء میں مسجد بیت الحمید (لاس اینجلس) کی تکمیل ہوئی۔ اس پراجیکٹ پر 1.3 ملین ڈالرز خرچ ہوئے۔ 7 جولائی 1989ء کو حضورؒ نے اس کا افتتاح فرمایا۔

اسی سال روچیسٹر میں جماعت نے ایک عمارت بطور مرکز نماز خریدی۔

1990ء میں ہیوسٹن (Houston) میں مسجد و مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدی گئی۔

1992ء میں سینٹ لوئیس (St.Louis)، Charlote(Ne) اور ملواکی میں عمارات خریدی گئیں۔

1993ء میں میامی (فلوریڈا) میں مسجد و مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدی گئی۔

23 اکتوبر 1994ء کو حضور انورؒ نے مسجد بیت الصادق شکاگو کا افتتاح فرمایا۔

1996ء میں San Jose میں ایک عمارت بطور مرکز نماز خریدی گئی۔

1997ء میں Old Bridge، NJ میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس اور مرکز نماز خریدی گئی۔

اسی طرح Dallas میں 4.75 ایکڑ کا ایک پلاٹ خریدا گیا۔

1998ء میں Albany، NY میں افراد جماعت نے ایک سکول کی عمارت مسجد و مرکز نماز کے طور پر خریدی۔

گوئٹے مالا (سنٹرل امریکہ) میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 3 جولائی 1989ء کو گوئٹے مالا کی پہلی مسجد "مسجد بیت الاوّل" کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد صرف گوئٹے مالا کی ہی نہیں بلکہ سنٹرل امریکہ کی بھی پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ اس مسجد کے لئے زمین کی خرید اور تعمیر کے تمام اخراجات مکرم چوہدری محمد الیاس آف کیلگری (کینیڈا) ابن مکرم چوہدری محمد اسحاق نے برداشت کئے۔

گوئٹے مالا کی اس مسجد کے لئے زمین کی خرید کی کارروائی ستمبر 1988ء میں ہوئی۔ یکم نومبر 1988ء کو مکرم ڈاکٹر وسیم سیّد نے اس کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ نقشہ گوئٹے مالا کے ایک قابل اور معروف آرکیٹیکٹ روبرٹو بیانکی نے تیار کیا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے اسے بعض اہم اور بنیادی تبدیلیوں کے ساتھ منظور فرمایا اور اس مسجد کا نام "بیت الاوّل" عطا فرمایا۔

گوئٹے مالا اور میکسیکو کی سرحد کو ملانے والی ملک کی معروف شاہراہ Inter Americana پر گوئٹے مالا شہر سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر اونچی پہاڑی پر برلب شاہراہ واقع اس جگہ پر ایک جنگل تھا اور یہ رہائش کے قابل نہ تھی۔

6 فروری 1989ء کو مکرم مرکزی مبلغ سلسلہ نے دعا کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔ جنگل کی صفائی اور جگہ کی درستی کے بعد ماہ مارچ کے آخر پر تعمیر کا اصل کام شروع ہوا۔ مسجد کے انجنیئر Mr. Felipe Cojolon تھے جنہوں نے مستریوں اور مزدوروں سے اوور ٹائم لگوا کر دن رات محنت کر کے 3 جولائی 1989ء سے پہلے اسے مکمل کروا لیا۔ گوئٹے مالا جیسے پسماندہ ملک میں اتنی وسیع مسجد اور مشن ہاؤس کا تعمیراتی کام محض تین ماہ کے اندر مکمل کرنا بظاہر ناممکنات

میں سے تھا۔ وہاں پانی اور بجلی کے مسائل بھی تھے۔ اور ان ایام میں شدید بارشوں کا ایسا موسم بھی شروع ہو چکا تھا کہ جب ایک دفعہ بارش شروع ہو جائے تو دنوں بلکہ ہفتوں تک چلتی ہے۔ مکرم اقبال احمد انجم اتنے قلیل عرصہ میں اور ایسے موسم کے باوجود اس مسجد کی تعمیر کو ایک معجزہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

’’جب فروری 1989ء میں مسجد و مشن ہاؤس کے تعمیری کام کا آغاز ہوا تو مکرم مبارک احمد ساقی ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے اطلاع بھجوائی کہ اگر 80 فیصد کام بھی ہوجائے تو حضور ایّدہ اللہ بنفسِ نفیس تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمائیں گے۔‘‘ چنانچہ تعمیراتی کام کو تیز کرنے کے لئے انجنیئر صاحب کے مشورہ سے زیادہ مزدور لگا کر دو شفٹوں میں کام شروع کیا گیا اور حضور رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھا گیا۔ مکرم اقبال احمد نجم لکھتے ہیں کہ’’... جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی نشان دکھایا۔ چنانچہ جب ضرورت محسوس ہوتی بارش ہو جاتی اور جب ضرورت نہ محسوس ہوتی نہ برستی۔ جس کے نتیجہ میں حضورؒ کے دورہ سے قبل اس حد تک کام مکمل ہو گیا کہ آپؒ نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمایا۔‘‘

اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ایک اور نہایت اہم قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب اس مسجد کے لئے زمین خریدی گئی اور یہاں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اس وقت گوئٹے مالا میں ایک بھی مقامی فرد احمدی نہ تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ گوئٹے مالا کے دوران ہی چند مقامی لوگوں نے آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اور آج خلافتِ احمدیہ کی زیرِ ہدایت و نگرانی خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک اچھی مضبوط اور فعّال جماعت قائم ہے۔

کینیڈا

20۔اپریل 1983ء کو حضورؒ نے کینیڈا کے احباب کے نام پیغام بھجوایا کہ امریکہ کے احباب کی طرح آگے بڑھیں اور آئندہ 3سال میں کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام اور موجودہ مشنز میں توسیع کے لئے 6لاکھ ڈالر جمع کریں۔

20 ستمبر 1986ء کو حضورؒ نے اپنے دست مبارک سے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ کا سنگِ بنیاد رکھا۔مسجد کی تعمیر کا پرمٹ 14جولائی 1989ء کو ملا۔ 7ستمبر 1989ء کو اجتماعی دعا کے ساتھ اس کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔ اور 3سال کے بعد 17۔اکتوبر 1992ء کو حضورؒ نے ٹورانٹو کینیڈا میں جماعتِ احمدیہ کی مرکزی مسجد’’مسجد بیت الاسلام‘‘ کا افتتاح فرمایا۔ اس تقریب کو ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں براہِ راست نشر کیا گیا۔

حضورؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اکتوبر 1992ء میں کینیڈا کے شہر مسی ساگا میں مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی اور اس ضمن میں اپنی طرف سے 12 ہزار ڈالر دینے کا اعلان فرمایا۔

برِّ اعظم آسٹریلیا

آسٹریلیا

30ستمبر 1983ءکوحضورِانور نے آسٹریلیا کی پہلی مسجد’’بیت الہدیٰ‘‘ اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھااور 14جولائی 1989ء کوافتتاح فرمایا۔

فجی

25ستمبر 1983ء کو حضورِ انور نے فجی کے شہر لٹوکا میں ’’مسجد رضوان‘‘ کا سنگِ بنیاد رکھا۔

پاپوا نیو گنی

7۔ اپریل 1995ء کو حضورِ انورؒ نے پاپوا نیو گنی (Papua New Guinea) میں ایک مسجد کے افتتاح کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ یہ اپنے رنگ میں ایک منفرد افتتاح تھا جہاں حضورؒ خود بنفسِ نفیس تو تشریف نہیں لے جا سکےلیکن خطبہ جمعہ میں اس کے افتتاح کا ذکر کیا۔

مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کے ایک نئے دَور کے آغاز کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24فروری1995ء میں ساری جماعت کو بالعموم مساجد کی تعمیر اور توسیع کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کا ایک نیا دَور شروع ہونا چاہیے۔ توسیع مساجد ایک ایسا کام ہے جو جماعت کی توسیع سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جب بھی ہم نے توسیع مساجد کی مہم چلائی ہے اور مشنوں کی، وہ بھی مساجد ہی ہیں ہمارے لئے، تو اللہ نے بے شمار فضل فرمائے ہیں اور جماعت کے دعوت الی اللہ کے کاموں میں بہت برکت پڑی ہے۔ تو اس لئے یہ ایک عام تحریک ہے کلِ عالم کی جماعتوں کے لئے کہ مساجد تعمیر کرنے اور مساجد میں توسیع کرنے کی مہم شروع کریں۔ جتنی توفیق ہے اس طرح کریں۔ دنیا داری کے جھگڑوں میں پڑ کر ظاہری خوبصورتی اور قیمتی سامانوں کی فراہمی کا انتظار نہ کریں۔ جیسی بھی مسجد ہے اسے اللہ کا ذکر برکت بخشتا ہے، وہ مومن برکت بخشتے ہیں جو تقویٰ لے کر وہاں سجے سجائے پہنچتے ہیں۔ مسجد کی سجاوٹ تو ان متقیوں سے ہے۔

پس اس پہلو سے جہاں تک ممکن ہے خوبصورت دیدہ زیب مسجد بنانا اللہ تعالیٰ کی صفت جمال کے منافی تو نہیں۔ مگر اس انتظار میں کہ اتنا پیسہ ہو تو پھر ایسی مساجد بنائی جائیں، مساجد کی بنیادی ضرورت کو نظر انداز کر دیا تو یہ جائز نہیں ہے۔ یہ پھر دنیا داری ہے، یہ عبادت کی محبت نہیں ہے۔ پس حسب توفیق وسعتیں دیں۔ خوبصورت نہیں بنتی تو سادہ مگر اس وقت ستھری اچھی چیز دکھائی دے اور جتنی توفیق ہے اس کے مطابق یہ کام شروع کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24فروری 1995ء، خطباتِ طاہر جلد 14 صفحہ137۔138)

حضورؒ کی تحریک توسیعِ مساجد کے تحت بھی سینکڑوں مساجد کی از سرِ نَو تعمیر ہوئی اور اضافے کئے گئے۔ اور امریکہ اور کینیڈا کے علاوہ برِّ اعظم ایشیا، یورپ اور افریقہ میں بیسیوں نئ مساجد تعمیر ہوئیں اور نئے مراکز نماز قائم ہوئے۔

مجموعی طور پر خلافتِ رابعہ میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں مساجدو مراکز نمازتعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز ہزاروں وہ بھی ہیں جو مقتدیوں سمیت جماعت کو ملیں۔

اس سلسلہ میں چند کوائف قارئین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کے لئے درج ذیل ہیں۔

1989۔1990ء

1989ء کا سال جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال تھا۔ اس سال جماعت کو 334 نئ مساجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ 224 مساجد نمازیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔

1990۔1991ء

اس عرصہ میں نئ تعمیر ہونے والی اور زیرِ تعمیر مساجد کی کل تعداد 111 تھی۔ اس کے علاوہ 760 مساجد بنی بنائی ملیں۔

1991۔1992ء

اس عرصہ میں 307نئ مساجد بنائی گئیں جبکہ 80 زیرِ تعمیر تھیں۔ اس طرح کل تعداد 387 ہو جاتی ہے۔

دس سالہ جائزہ

1982ء سے لے کر 1992ء تک یعنی خلافت رابعہ کے ابتدائی دس سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونِ پاکستان 1490مساجد کا اضافہ ہوا۔

ان 10سالوں میں جو مساجد جماعت کو بنی بنائی ملیں اس کا ایک جائزہ یہ ہے ۔ جون 1982ء سے مارچ 1984ء کے عرصہ میں صرف 3مساجد بنی بنائی ملی تھیں۔ جبکہ اپریل 1984ء سے 1992ء تک 803 مساجد بنی بنائی ملیں۔ گویا پہلے دو سالوں میں بنی بنائی مساجد کے عطا ہونے کی رفتار ڈیڑھ مسجد فی سال تھی اور اس کے بعد کے آٹھ سالوں میں اوسط فی سال 100مسجد سے اوپر رہی۔

1992۔1993ء

اس سال 318 مساجد کا اضافہ ہوا۔ 112نئ تعمیر ہوئیں اور 206اماموں اور نمازیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائیں۔ اس کے علاوہ 217 مساجد زیر تعمیر تھیں۔

1993۔1994ء

اس سال 682 مساجد کا اضافہ ہوا۔ 110 نئ تعمیر ہوئیں اور 572 نو مبائعین کے ساتھ بنی بنائی ملیں۔ اس کے علاوہ 86 مساجد زیرِ تعمیر تھیں۔

ہجرت کے دَس سالوں میں مساجد کے قیام کا ایک جائزہ

1984ء سے 1994ء تک پاکستان سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے دس سالوں میں 2ہزار201 مساجد کا اضافہ ہوا۔ اور ان دس سالوں میں کل 1ہزار643 مساجد بنی بنائی جماعت احمدیہ کو ملیں۔

اس کے برعکس ان دس سالوں میں پاکستان میں جماعت کے مخالفین کی طرف سے 133 مساجد سے متعدد بار کلمہ طیبہ مٹایا گیا اور مساجد کی بے حرمتی کی گئی۔ 10 مساجد شہید کی گئیں۔ 24 مساجد کو آگ لگا کر یا توڑ پھوڑ کر کے ساز و سامان کو لوٹا گیا اور نقصان پہنچایا گیا۔

1995ء سے 2003ء

اس عرصہ میں دنیا بھر میں 1ہزار137 مساجد تعمیر ہوئیں اورمراکز نماز کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں بنی بنائی مساجد عطا ہوئیں۔

2002۔2003ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات اپریل 2003ء میں ہوئی اور اس کے بعد خلافتِ خامسہ کا مبارک دور شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر دوسرے دن کے بعد دوپہر کے خطاب میں 2002۔2003ء کے دوران مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بتایا کہ اس سال 226مساجد کا اضافہ ہوا۔ 121 نئ مساجد تعمیر ہوئیں اور 105مساجد اپنے اماموں اور نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مساجد کے قیام کا یہ مبارک سلسلہ خلافت خامسہ میں بڑی تیز رفتاری سے وسعت پذیر ہے۔ چنانچہ 2003ء سے 2019ء تک 16سالوں میں کل 6ہزار29 مساجد کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 2ہزار495نئ مساجد تعمیر ہوئیں اور 3ہزار 534 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

انیس احمد ندیم۔ جاپان

چین میں احمدیت

صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت کا نفوذ اور مختصر تاریخ

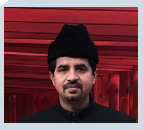

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش تربیت سے فیضیاب صحابہؓ نے چین میں اسلام کے جو درخشاں نقوش چھوڑے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے ۔ یہ جو چین کے ملک میں کروڑوں مسلمان ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 482)

حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں ہی چین میں احمدیت کا بیج

حضرت قاری غلام مجتبیٰؓ تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے ہانک کانگ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمادیئے کہ آپ تک امام الزماں علیہ السلام کی کتب پہنچنا شروع ہوگئیں۔چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

’’میں نے سنا تو بچپن میں تھا کہ ایک شخص نے مہدویّت کا دعویٰ کیا ہے مگر جب میں ملازم ہو کر ہانگ کانگ گیا تو وہاں مجھے 1899ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’ازالہٗ اوہام‘‘ ملی، میں نے اُسے پڑھا، میرے ساتھ ایک اور شخص بھی شریک تھا، ہم دونوں پڑھتے اور غور کرتے اور یہ کہتے تھے کہ اس شخص نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے۔ پھر 1901ء میں مجھے درثمین کا ایڈیشن ملا،اس میں اُردو اور فارسی نظمیں ملی جلی تھیں۔ (الحکم 21 تا 28 دسمبر 1934ء صفحہ 9،10)

بیعت کی تقریب اور امام الزماں کا چین کے حالات سننا

آپ چین (ہانک کانگ) سے واپس تشریف لائے تو اس دوران آپ کے دو بھائی حضرت قاری غلام یسینؓ اور حضرت قاری غلام حُمؓ بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوچکے تھے ۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس وقت تشریف لاکر حجرہ میں داخل ہوئے چونکہ سب لوگ کھڑے ہوگئے تھے، میں اس وقت دیکھ نہ سکا لیکن جب سب لوگ بیٹھ گئے تو میں نے اس کمرہ میں جس میں سے حضرت مسیح مود علیہ السلام تشریف لائے نور کو دیکھا ،پھر لوگ حجرہ کے اندر چلے گئے اور عرض کی کہ حضور بیعت کرنی ہے۔حضور نے میرے بھائی قاری غلام حُم کو پہچان لیا اور اس وقت میری بھی بیعت لی ، بیعت کے بعد مجھے فرمایا کہ چین کے حالات سناؤ۔میں نے حالات سنائے جو مجھے یاد نہیں رہے کہ کیا سنائے تھے۔

بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میں تھا مگر وہ نور اپنی اس حالت میں دکھائی دیا جس حالت میں میں نے کشف یا خواب میں دیکھا تھا، تین دن تک ہمارا قیام رہا۔ اس کے بعد میں نے اجازت چاہی،حضور مسجد میں تشریف لے آئے، تقریباً پندرہ منٹ تشریف فرما رہے ہوں گے۔اس عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی آکر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت چاہی، اگر اجازت ہو تو میں بھی ان سے چین کے متعلق چند باتیں دریافت کروں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر تشریف لے گئے، حضرت خلیفہ اول نے مجھ سے پوچھا کہ چینی زبان میں خدا کو کیا کہتے ہیں ؟ آسمان کو کیا کہتے ہیں ؟ پانی کو کیا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ اس کے بعد ہم اجازت لے کر چلے آئے۔ مکان پر پہنچ کر معاً میں نے ایک خط لکھا جو میری قلبی کیفیت کا اظہار کرتا تھا کہ حضور مجھے معلوم نہیں میں کیوں یہاں آ گیا ہوں۔ حضور کو دیکھنے کی تڑپ ہمیشہ دل میں موجزن رہتی ہے۔ (الحکم 21 تا 28 دسمبر 1934ء صفحہ 9،10)

آپ نے چین کے علاقہ ہانگ کانگ میں تبلیغی مہمات میں حصہ لیا،آپ کے بچوں نے چینی زبان سیکھی اور آپ انجمن احمدیہ ہانگ کانگ کے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے ۔ آپ قاری غلام مجتبیٰ چینی کے نام سے معروف تھے اور چینی علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے والے اوّلین وجودوں میں سے تھے۔

تحریک جدید کی سکیم کے نتیجہ میں جب دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی باقاعدہ مہم شروع ہوئی توحضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے ذریعہ ہی اکناف عالم میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا تصور پیش فرمایا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’پس ہمارا کم سے کم فرض یہ ہے کہ ہم ہر ملک میں احمدیہ جماعت ایسے وقت میں قائم کر دیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ زندہ ہیں تاوہ یہ کہہ سکیں گو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا مگر ان کے دیکھنے والوں کو تو دیکھ لیا۔‘‘ (تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ۔ جلد اول صفحہ 173)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خلافتِ اولیٰ کے مبارک دَور میں ہی چین میں احمدیت کے پہنچنے کی خوشخبری عطا فرمادی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔’’ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہے اور بلاد افریقہ،یورپ و امریکہ و چین و آسٹریلیا میں ابھی پہنچے ہیں‘‘ (بحوالہ تاریخ احمدیت ،جلد 3 صفحہ 611)

خلافت ثانیہ کے اوائل میں چین میں احمدیت کا چرچا

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے1924ء کے ایک خطبہ جمعہ میں چین میں احمدیت کے حوالہ سے ایک عجیب واقعہ کا ذکر فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

’’اسی سال یعنی گزشتہ بارہ مہینوں میں کئی نئی باتیں احمدیت کے متعلق معلوم ہوئی ہیں ۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ چین میں احمدیہ جماعت موجود ہے ۔ وہاں کون گیا۔ وہ لوگ کس طرح احمدی ہوئے۔ ہمیں اس کا بھی علم نہیں اور نہ اس جماعت کے متعلق کوئی علم تھا کہ ترکی پارلیمنٹ کا ایک ممبر چین میں گیا اس نے اپنا سفر نامہ لکھا جس میں وہ لکھتا ہے کہ میں نے چین کے شہر ’’کانٹن‘‘ میں یہ جھگڑا فساد سنا کہ احمدی جامع مسجد کے متعلق کہتے تھے یہ ہماری ہے اور دوسرے مسلمان کہتے تھے کہ ہماری ہے۔

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 312 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 1924ء)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

’’کچھ عرصہ ہوا ایک ترک ایک عجیب بات چین میں احمدیت کے متعلق اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ ایک شہر میں میں گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک مسجد کے متعلق جھگڑا ہے اور کچھ لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ احمدی لوگ ہیں جو ہندوستان کے ایک شخص کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ ان کو ہم مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چین میں بھی احمدی ہیں حالانکہ آج تک وہاں کوئی احمدی مبلغ نہیں گیا۔‘‘

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 312۔خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 1924ء)

تحریک جدید کے تحت مبلغین کا پہلا قافلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے منصوبہ کا اعلان فرمایا تو اس منصوبہ کے تحت مبلغین کا پہلا وفد جن ممالک کو روانہ فرمایا ان میں چین بھی شامل تھا۔چین میں احمدیہ مشن کے باقاعدہ قیام کے حوالہ سے تاریخ احمدیت میں درج ہے کہ

چین میں پہلا احمدیہ مشن صوفی عبدالغفور بھیروی نے قائم کیا جو 27 مئی 1935ء کو ہانگ کانگ پہنچے اور متعدد سال تک فریضہ تبلیغ بجالانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ آپ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ چین کی داغ بیل پڑی۔ سب سے پہلے چینی احمدی (جس کی اطلاع مرکز پہنچی) لی اونگ کنگ فنگ Leung King Fung تھے۔ جو قصبہ Kawai Show ضلع Santax صوبہ Kawanteeng کے باشندہ تھے۔

صوفی صاحب موصوف نے دوران قیام ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا چینی ترجمہ کرایا جس سے اشاعت احمدیت میں پہلے سے زیادہ آسانی پیدا ہوگئی۔صوفی صاحب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے 16 جنوری 1936ء کو شیخ عبد الواحد فاضل چین روانہ ہوئے۔ شیخ صاحب نے ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے چینی ترجمہ کی اشاعت کے علاوہ بعض تبلیغی پمفلٹ بکثرت شائع کئے۔ آپ کے ذریعہ بھی کئی سعید روحیں حلقہٗ بگوش احمدیت ہوئیں۔

آپ 6 مارچ 1939ء کو واپس مرکز پہنچے۔شیخ صاحب ابھی چین میں ہی اشاعت احمدیت کا فرض ادا کررہے تھے کہ حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے چوہدری محمد اسحاق سیالکوٹی کو 27 ستمبر 1937ء کو چین روانہ فرمایا اور اپنے قلم سے نصائح لکھ کر دیں۔

چوہدری محمد اسحٰق صاحب قریبا ساڑھے تین سال تک چین میں احمدیت کا نور پھیلاتے رہے اور اپریل 1941ء کو قادیان آگئے ۔ (تاریخ احمدیت جلد 7ص 221۔222)

چین میں خدمت کرنے والے صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ

چین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن صحابہؓ کو بطور مبلغ یا ملازمت کے سلسلہ میں قیام کا موقع ملا ان میں سے کچھ کے اسماء درج ذیل ہیں ۔

1۔حضرت قاری غلام مجتبیٰؓ
2۔حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ
3۔ حضرت ملک عطاء اللہؓ
4۔ حضرت شیخ عبد الواحدؓ (مبلغ سلسلہ)
5۔ حضرت صوفی عبد الغفورؓ(مبلغ سلسلہ)
6۔ حضرت قاری غلام حُمؓ
7۔ حضرت چوہدری محمد اسحاق سیالکوٹیؓ (مبلغ سلسلہ)

وزیر اعظم چین کوانگریزی ترجمۃالقرآن کا تحفہ

مکرم مولوی علی انور نے مکرم عبد القادر مہتہ کی طرف سے وزیر اعظم چین ھز ایکسی لنسی چوان لائی کی خدمت میں ڈھاکہ آمد پر قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔نیز جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے چینی وزیر اعظم اور وزیر اعظم پاکستان جناب سہروردی کے مابین ملاقات کے نتیجہ میں بننے والی پاک چین دوستی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ (الفضل 3 جنوری 1957ء)

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ کا چین میں تقرر

اللہ نے اپنے خاص فضل سے خلافت ثانیہ ہی کے مبارک دَور میں یہ انتظام فرمادیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور احمدیت کے بطل جلیل حضرت چوہدری ظفر اللہ خانؓ کے چین جاپان کے سامان پیدا ہوگئے۔

فروری 1942ء میں جب چین سے جنرل چیانگ کائی شیک دِلّی تشریف لائے تو اس وقت وائسرائے ہند سے ملاقات میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہندوستان اور چین کے مابین براہ راست تعلقات قائم ہونے چاہیئں۔ لیکن ہندوستان چونکہ انگلستان کے ماتحت تھا اس لئے ہندوستانی

نمائندہ جس کی حیثیت تو سفیر کی تھی مگر اسے سفیر کی بجائے ایجنٹ جنرل کا ٹائٹل دیا گیا۔ گویا ایک لحاظ سے حضرت چوہدری ظفر اللہ خانؓ چین میں ہندوستان کے پہلے سفیر تھے۔

وائسرائے کی خواہش پر آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس دوران آپ نے ہندوستانی مشن قائم کرنے کے ساتھ ساتھ چین کے مسلمانوں کے حالات سے بھی آگاہی حاصل کی، چینی مسلمان لیڈروں سے ملاقاتیں کرکے چین میں اسلام کے بارہ جانکاری حاصل کی۔

(بحوالہ تحدیث نعمت صفحہ 446 تا 456)

ایم ایم احمد کی بدولت چین امریکہ تعلقات کا قیام

1971ء کے وسط میں امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر کا دَورہ چین صاحبزادہ مرزا مظفر احمد کی کاوشوں کا مرہون منت تھا۔ اسی دَورہ کے نتیجہ میں چین اور امریکہ کے مابین تعلقات کا آغاز ہوا۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورہ چین

مشرقِ بعید اور چینی النسل اقوام میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کیلئے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد نے چین کا بھی دورہ فرمایا۔آپ 15 سے 18 جولائی 1963ء تک چین کے علاقہ ہانگ کانگ تشریف لے گئے۔

چینی سفیر کی ربوہ آمد اور پُرتپاک استقبال

پاکستان میں چین کے سفیر چانگ تنگ، سفارتخانہ چین کے تھرڈ سیکرٹری مسٹر چین سُونگ لو کی معیت میں 17 اپریل 1972ء بروز پیر دوپہر اسلام آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز لائل پور تشریف لائے۔ جہاں ہوائی اڈہ پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپ کے استقبال اور مشایعت کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ لائلپور کے ہوائی اڈے سے آپ مکرم باجوہ صاحب کی معیت میں بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔

ربوہ میں آپ کے استقبال کی خصوصی تیاریاں کی گئی تھیں۔ لائلپور سے سرگودھا جانے والی سڑک سے لے کر تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس تک جہاں آپ نے قیام کرنا تھا، شارع مبارک (وہ سڑک جس پر مسجد مبارک واقع ہے) کو پاکستان اور چین کے لاتعداد چھوٹے چھوٹے جھنڈوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اہل ربوہ مقررہ وقت سے قبل ہی شارع مبارک کے دونوں طرف اور اس کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے گھاس کے قطعات میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔تین بجے سہ پہر تک احباب ایک بہت ہی کثیر تعداد میں آجمع ہوئے۔سکولوں کے بچوں نے ہاتھوں میں پاکستان اور چین کے چھوٹے چھوٹے خوشنما جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔

ربوہ تشریف آوری پر سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ نے اکرام ضیف کی تعلیم کے مطابق سفیر کا استقبال کیا۔ شام کو قصر خلافت میں سفیر کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا گیا جس میں ممبران اسمبلی، بعض غیر از جماعت مہمانوں سمیت کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ سفیر موصوف نے زیر تعمیر جامع مسجد ’’مسجد اقصیٰ‘‘ کا دَورہ کیا اور اس کی چھت سے ربوہ کا نظارہ کیا۔ رات کو ایوانِ محمود ربوہ میں سفیر کے اعزاز میں ایک وسیع دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

اگلے روز صبح موصوف نے جماعتی دفاتر کا معائنہ کیا، وکالت تبشیر کے تحت بیرون ممالک میں اسلام احمدیت کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں، مدرسۃ الحفظ اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء سے مل کر غیر معمولی جذبات کا اظہار کیا۔

صبح ساڑھے 10 بجے کے قریب سفیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے الوداعی ملاقات کی اور بذریعہ موٹر کار واپس لائل پور تشریف لے گئے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 78)

مکرم محمد عثمان چُو کی خدمات

جن سعید فطرت چینیوں نے اسلام احمدیت قبول کیا ان میں نمایاں نام مکرم محمد عثمان چوچنگ شی کا ہے۔آپ 13 دسمبر 1925ء میں چین کے صوبہ آن خوئی میں پیدا ہوئے اور 13۔اپریل 2018ء کو انگلستان میں وفات پاگئے۔آپ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا۔

عطاء المجیب راشد صاحب نے ان کا جو خلاصہ لکھا ہے وہ اچھا خلاصہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے بہت بڑا خلا چھوڑا۔ بلند پایہ بزرگ تھے۔ کہتے ہیں میں چینی صاحب کی خصوصیات کے بارے میں سوچ رہا تھا تو مجھے ذہن میں آیا کہ بہت دُعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ نمازوں کے بیحد پابند، بیماری اور کمزوری کے باوجود مسجد جانے والے، بہت نیک اور خدا ترس، بے ضرر انسان تھے۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرنے والے اور نیک مشورہ دینے والے تھے۔ بہت سادہ مزاج اور بے تکلف انسان تھے۔ بہت مہمان نواز اور محبت بھرے اصرار سے مہمان نوازی کرنے والے تھے۔ بہت بلند ہمت اور کمزوری کے باوجود متحرک خدمت دین میں مصروف اپنی ذمہ داری کو بہت اخلاص محنت اور محبت سے ادا کرنے والے، خدمت دین کرتے چلے جانے کی ایک دُھن بہت نمایاں تھی۔ خلافت احمدیہ کے سچے، بے ریا اور باوفا خدمت گزار تھے۔ ہمیشہ بہت خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتے تھے اور بے شمار ان کی خصوصیات ہیں اور یہ حقیقت ہے جو انہوں نے بیان کی۔ (بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔اپریل 2018ء)

چینی زبان میں ترجمۃالقرآن کی اشاعت

حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کے ارشاد پر 1986ء میں مکرم محمد عثمان چُو نے چینی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع کیا اور اسی سال جون میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے آپ کو پاکستان سے برطانیہ بلا لیا۔چار سال کی محنت کے بعد اور حضور انور کی مسلسل نگرانی اور ارشادات کی روشنی میں یہ ترجمہ مکرم محمد عثمان چو چنگ شی نے تیار کیا۔ اس کے لئے حضور کی اجازت سے ترجمہ میں زیادہ تر تفسیر صغیر کے ترجمہ سے استفادہ کیا گیا .... چینی ترجمہ کے ساتھ جو فٹ نوٹس دیئے گئے ہیں، وہ زیادہ تر حضرت ملک غلام فریدؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن (Short Commentry) سے لئے گئے اور ان کا ترجمہ چین کے ایک پروفیسر Zhu Jin AN نے کیا ہے۔

(الفضل 12 مارچ 2012ء)

چینی زبان کے ترجمۃ القرآن کی طباعت 1990ء میں مکمل ہوئی اور اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے جملہ اخراجات حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے اپنی طرف سے ادا کئے۔

اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لئے چینی ڈیسک کا قیام

چین میں اسلام احمدیت کی ترویج و اشاعت کے لئے لندن میں باقاعدہ چینی ڈیسک قائم ہے۔ چینی ڈیسک کے توسط سے چین میں اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشادات اور منشاء کے مطابق چینی قوم کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داریاں ادا کی جارہی ہیں۔

چینی زبان میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لئے ویب سائٹ

چین میں اسلام احمدیت کی اشاعت کے لئے چینی زبان میں ایک ویب سائٹ بھی موجود ہے۔یہ ویب سائٹ کا لنک درج ذیل ہے۔

http://www.islam.cn

چینی زبان میں کتب و تراجم کی اشاعت

چین میں اسلام احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قرآن کریم کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، خطابات اور ارشادات کے تراجم شائع ہوچکے ہیں۔اس کے علاوہ چینیوں کو تبلیغ کے لئے مکرم عثمان چینی کی مصنفہ کتب بھی شائع ہیں۔ ان میں سے اکثر کتابیں جماعت احمدیہ کی چینی زبان کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

چین کے حکومتی وفد اور جماعت احمدیہ کے مابین روابط

2012ء چین کے ایک اعلیٰ سطحی حکومت وفد نے دَورہ اسرائیل کے دوران جماعت احمدیہ کے مرکز کبابیر کا بھی دورہ کیا۔ اس حکومتی وفد میں چین کے نائب وزیر برائے اقلیتی امور اور دیگر اعلیٰ حکام شامل تھے۔ اس دورہ کے بعد حکومت چین کی طرف سے وزیر برائے اقلیتی امور نے امیر جماعت احمدیہ فلسطین (کبابیر) مکرم محمد شریف عودہ کو چین کے دَورہ کی دعوت دی۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ چین تشریف لے گئے اور اس دَورہ کے ذریعہ چین کے اعلیٰ حکام کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

اسی دَورہ کے دوران مکرم محمد شریف عودہ امیر جماعت احمدیہ فلسطین نے چین وزیر اعظم کے نام امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خط بھی پہنچایا۔

حضرت خلیفۃالمسیح ایدہ اللہ کا چینی وزیر اعظم کے نام خط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امن عالم کے قیام کے لئے عالمی رہنماؤں کو خطوط کے سلسلہ میں وزیر اعظم چین کو بھی مخاطب فرمایا۔سیدنا حضور انور نے چین وزیر اعظم کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ادا فرماتے ہوئے اس خط میں تحریر فرمایا۔

’’آپ کے اُصولوں کی بنیاد محض اخلاقیات پر ہے مگر میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اُس خدا نے جس کا تصور اسلام نے پیش کیا ہے۔ قرآن کریم کو تمام بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے نازل کیا ہے اور قرآن کریم وہ تمام اخلاق سکھاتا ہے جن پر آپ عمل پیرا ہیں۔تا ہم قرآن کریم اس سے بھی بڑھ کر اخلاقی رہنمائی سے بھرا ہوا ہے۔ یہ انسانیت کی بقا اور اعلیٰ انسانی اقدار کے قیام کی طرف حسین پیرائے میں رہنمائی فرماتا ہے۔‘‘ (بحوالہ عالمی بحران اور امن کی راہ ص200)

چینی قوم کے لئے دُعا کی اپیل

مسجد مبارک اسلام آباد (یوکے) کے افتتاح کے بعد اگلے جمعہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے چینی قوم کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی خاطر دُعائیہ تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

گزشتہ خطبے میں جو یہاں مسجد کا افتتاح کا خطبہ تھا، میں ایک ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ اس مسجد کی جب بنیاد رکھی گئی تھی تو میں کینیڈا کے سفر پہ تھا شاید۔ شاید نہیں بلکہ تھا یا جا رہا تھا اور جب انہوں نے تاریخ مقرر کی ہے اور جو تاریخ تھی وہ میرے سفر پر جانے کے بعد کی تھی تو بہرحال سفر کی وجہ سے اینٹ پہ دُعا کرواکے انہوں نے مجھ سے لے لی تھی اور پھر اس مسجد کی بنیاد 10۔ اکتوبر 2016ء کو دُعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی مرحوم نے رکھی تھی اور اس مسجد کی بنیاد کے ساتھ ہی اس سارے پراجیکٹ کی بھی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ تو بنیاد اس مسجد کی مکرم عثمان چینی نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لئے ہمیں دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے مکرم عثمان چینی کی بڑی خواہش تھی، ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا کرنی چاہئے وہاں چین میں بھی اور دُنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کے لئے بہت دُعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2019ء)

مبشر احمد رند

محترم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی کا ذکر خیر

آج میں جس وجود کا ذکر خیر کرنے لگا ہوں وہ ہیں مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی۔آپ کو جاننے پہچاننے والاہر شخص یہی سمجھتا تھاکہ محترم ڈاکٹر صاحب کا جو تعلق میرے ساتھ ہے اور کسی سے بھی نہیں۔ میری پہلی ملاقات محترم ڈاکٹر صاحب سے 1995ء میں ہوئی اس وقت جب آپ امیر ضلع منتخب ہوئے اور ایک دعوت کے سلسلہ میں کنری آئے ہوئے تھے۔اس دعوت میں چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق ناظم وقف جدید بھی شامل تھے۔محترم ناظم صاحب نے خاکسار کا محترم ڈاکٹر صاحب سے تعارف کرایا کہ آج کل خداآباد ضلع بدین میں معلم ہیں اور کافی سنجیدہ اور محنتی معلم ہیں۔محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم مسکرا کر کہنے لگے ان کو تو ہمارے ضلع میں ہونا چاہئے۔خاکسار کی محترم ڈاکٹر صاحب سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ پھر گاہے بگاہے میٹنگز پر ملاقات ہوجاتی۔ خاکسار کو چونکہ ہومیو پیتھی سے دلچسپی تھی اس حوالے سے مریضوں کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر لیا کرتا تھا محترم ڈاکٹر صاحب اس معاملہ میں میری رہنمائی فرماتے،دلجوئی کرتے اور نسخہ جات بھی بتاتے۔ جب خاکسار کا تبادلہ احمد آباد اسٹیٹ ضلع میر پور خاص میں ہو گیا تو پھر ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی مل گیا۔محترم ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ کے ساتھ مل کر جماعتی خدمات کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔

سلسلہ سے محبت اور واقفین کا احترام

آپ واقفین زندگی سے بڑی محبت کرتے اور اُن کی ضروریات کا بھرپورخیال رکھتے تھے۔واقفین کا علاج معالجہ بھی فری کر دیتے۔ اگر آپ کو علم ہو جاتا کہ باہر کوئی واقف زندگی آئے ہوئے ہیں تو فوراً بلا لیتے۔تشخیص اور علاج کرتے۔

میڈیکل کیمپس

خاکسار کا 2003ء میں احمد آباد اسٹیٹ میں تبادلہ ہوا۔سال بھر خدمت کا موقع ملا۔اس دورانیہ میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے 2 میڈیکل کیمپ لگائے۔خاکسار کے ہومیو پیتھی میں دلچسپی کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ کیمپ آپ نے لگانا ہے۔علاقہ میں لوگوں کو اطلاع بھی کریں اور کیمپ کو کامیاب کرنے میں دعا اور کوشش بھی کریں۔خاکسار نے احمد آباد فارم کی قریبی جماعت شریف آباد کے چوہدری کبیر احمد،چوہدری رفیع احمد اور چوہدری عبدالسلام کو ساتھ لیا۔ان نوجوانوں نے بڑا کام کیا اور آئے ہوئے معزز مہمانوں کی بڑی خدمت کی اور بہترین قسم کی دعوت بھی کی ان مخلصین نے محترم امیر صاحب ضلع ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کو پولیس کے ذریعہ سے زبردست پروٹوکول دلوایا۔ نبی سر روڈ سے موٹر سائیکلوں پر خدام کا قافلہ امیر صاحب کے ہمراہ آیا۔احمد آباد فارم پہنچنے پر تمام احمدی احباب نے امیرصاحب کا استقبال کیا پھول نچھاور کئے اور گلدستے پیش کئے۔اس کیمپ میں کم و بیش 800 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جب کیمپ ختم ہوا تو محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم فرمانے لگے کہ آج مجھے کام کرنے کا بڑا مزہ آیاہے۔یہاں پر ہمارے نوجوانوں نے بہت اچھا اور نمایاں کام کیا اور خدمت کی ہے اور رضاکارانہ خدمت کرنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔حقیقت میں یہی ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کوئی احمدی نمایاں کام کرتا اس کی قدر کرتے مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتے اور دل کی گہرائیوں سے اس کو محبت دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے اور وہ بھی محترم ڈاکٹر صاحب کا گرویدہ ہوجاتااور یہی دوطرفہ محبت کا رشتہ پورے ضلع کے افراد میں خدمت کی نئی امنگ پیدا کردیتا۔

الفت کا تب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

یہ دونوں طرفہ محبت کبھی بھی ذاتی مفادات کے حصول کے لئے نہیں دیکھی گئی بلکہ ہمیشہ نظام جماعت کی بہتری، خلافت سے محبت میں ترقی اور سلسلہ کے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کا موجب قرار پائی۔

داعیان کے امیر

محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کے میدان میں جنون کی حد تک شوق تھا۔جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ داعیان کے امیر تھے۔محترم امیر صاحب جمعہ کے دن اپنے مہمان دوستوں کو بلاتے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنواتے اور ان کی بہترین خدمت کرتے اور انتہائی خوبصورت پیرائے میں تعارف کراتے اور اپنے ساتھ لگائے رکھتے۔

زیارت مرکز

زیارت مرکز کے حوالہ سے ہر دولحاظ سے مسلسل ان کی خدمات کا سلسلہ جاری رہا اور ان کا یہ سلسلہ زیارت مرکز کے حوالہ سے مہمان دوستوں پر بھی مشتمل ہوتا تھا اور نومبائعین پر بھی۔ہر دو لحاظ سے یہ کام پورا سال جاری رکھتے اور اس معاملہ میں خاصی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔

بعض دفعہ خودہی وفود کے ساتھ چل پڑتے۔کبھی کسی کے سپرد کرتے۔متعدد بار خاکسار کو بھی بھجوایا۔ایک دفعہ نبی سر روڈ سے نومبائعین کا وفد تیار کیا اور خاکسار کو سانگھڑ فون کیا کہ میں نے محترم ناظم صاحب سے آپ کی اجازت لے لی ہے خاکسار محترم امیر صاحب کی یہ ہدایت سن کر سانگھڑ سے میر پور خاص پہنچا کیونکہ محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے فرمایاکہ اس وفد کے لئے انہوں نے خاکسار کا نام تجویز کیاہے۔میر پور خاص پہنچ کر خاکسار نے محترم ڈاکٹر صاحب سے ہدایت لیں اور دوسرے روز نبی سر روڈ سے وفد لے کر مرکز چلا گیا۔ واپسی پر محترم امیر صاحب کا فون آیا کہ آپ وفد کو نبی سر روڈ چھوڑ کر میرے پاس آجانا خاکسار نے اسی طرح کیا وفد کو بھی نبی سر روڈ چھوڑا اور میر پورخاص کے لئے روانہ ہوا اور محترم امیر صاحب کو فون کیا کہ میں آپ کے پاس ہسپتال آرہا ہوں آپ سے ملاقات کرکے سانگھڑ چلا جاؤں گا۔محترم ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اس وقت کھپرو میں ہوں (آپ کسی وڈیرے کی کسی تقریب میں تھے)کہنے لگے آپ سیدھے گیسٹ ہاؤس آجائیں رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے چنانچہ خاکسار گیسٹ ہاؤس چلا گیا رات دیر ہو گئی تاہم محترم امیر صاحب نہیں پہنچے۔رات کا ایک بج گیا۔مجھے بھوک نے بھی آ ستایا اور نیند نے بھی دریں اثناء خاکسار کو نیند آگئی اور سو گیا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ محترم امیر صاحب آئے ہیں اور مختلف قسم کے کھانے ساتھ لاکر مجھے کہتے ہیں مبشر صاحب کھانا کھائیں میں خوب سیر ہو کر کھانا کھاتا ہوں اور پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے۔بعد نماز تہجد صبح کی نماز خاکسار نے پڑھائی درس دیا۔درس کے بعد محترم امیر صاحب سے ملا قات ہوئی کہنے لگے very sorry مبشر صاحب! میں رات کو دیر سے آیا اور بھول گیا کہ آپ کے ساتھ رات اکٹھے کھانا کھانے کا وعدہ تھا۔میں نے کہا ڈاکٹر صاحب کھانا تو آپ نے مجھے کھلادیا تھا کہنے لگے مذاق نہ کریں تو میں نے خواب سنایا کہنے لگے چلو گھر چلتے ہیں ناشتہ کر تے ہیں۔ناشتہ بہت ہی پُر تکلف تھااور مختلف قسم کے لوازمات میز پر دھرے تھے۔اور جوس وغیرہ بھی۔ ڈاکٹر صاحب کبھی کہتے یہ کھائیں کبھی کہتے یہ کھائیں۔خاکسار کافی شرمندہ تھاکہ امیر صاحب نے خاکسار کے کتنی تکلیف کی بعدازاں ڈاکٹر صاحب دوسرے کمرے میں گئے اورشاپنگ بیگ ساتھ لائے جو آپ نے مجھے یہ کہتے ہو پکڑا دیا کہ مبشر صاحب یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔اس بیگ میں ایک قیمتی سوٹ تھا،ایک پرفیوم، 3خوشبودار صابن،ایک پین اور 500روپے نقدی۔میں نے کہا ڈاکٹر صاحب اگر میں رات کوآپ کے ساتھ کھانا کھاتاتو یہ انعام نہ ملتا۔تو امیر صاحب مسکرا دیئے۔حالانکہ جہاں تک وفد لے جانے کا تعلق تھا یہ تو میرے فرائض میں شامل تھا۔مگر ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کے ایک کارکن سے اپنی فدائیت کا جو اظہار کیا یہ یقیناً ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔محتر م امیر صاحب کے ہر شخص سے یہی پیار و محبت کے انداز تھے ۔ہر عید پر مجھے فون کرتے کہ مبشر صاحب آپ کہاں ہیں میں بتاتا کہ میں فلاں جگہ ہوں تو کہتے کہ کل میں نے کچھ مہمانوں یا نومبائعین کی دعوت کی ہے آپ ضرور آئیں خاکسار سندھ میں ہوتاتو چلا جاتا۔پھر آپ کہتے کہ جب سندھ آئیں تو پہلے میرے پاس آئیں تو جب خاکسار سندھ جاتا تو امیرصاحب کے پاس جاتا۔آپ مل کر بہت خوش ہوتے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔بعض دفعہ ہوٹل میں جا کر کھانا کھلاتے۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

دعوت الی اللہ کا منفرد انداز،دعوت الٰی کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں میں پہنچ جا تے۔مربیان کرام کو بھی ساتھ رکھتے۔بار ہا خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔بعض دفعہ رات ایک بجے واپس پہنچتے لیکن صبح فجر کی نماز پر حاضر ہو تے۔ بسااوقات ایسا بھی ہوا کہ رات دیر سے آئے اور پھر ہسپتال میں مریض دیکھنے چلے گئے اور صبح ہوگئی۔ اس سلسلہ میں ایک میڈیکل کیمپ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں 2005ء میں مکرم ڈاکٹر اظہر اقبال امیر ضلع سانگھڑ نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی امیر ضلع میر پور خاص سے درخواست کی کہ سعید آبادمیں کیمپ لگائیں۔ پیر صاحب جھنڈے والوں (المعروف پیرصاحب،صاحب العلم)کی گوٹھ پیر عبداللہ راشدی چوہدری خلیل احمد کے ذریعے پیر صاحب کو کہا گیا ہم آپ کی گوٹھ میں فری کیمپ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

لگانا چاہتے ہیں۔اُنہوں نے اجازت دے دی۔ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے 5اضلاع کے ڈاکٹرزاور لیڈی ڈاکٹرز کو دعوت دی۔یعنی اس کیمپ میں کراچی، حیدر آباد،سانگھڑ، میر پورخاص اور مٹھی اضلاع کے ڈاکٹرز شامل تھے۔ٹوٹل عملہ کی تعداد کم و بیش 40 تھی۔

جمعہ کا دن تھا۔پیر صاحب کے مرید بھی پورے سندھ سے آئے ہوئے تھے۔1200کے قریب مریضوں کا علاج کیا گیا۔جمعہ کی نماز بھی وہیں ادا کی گئی۔پیر صاحب عبداللہ راشدی نے شکریہ ادا کیا بہت ہی عمدہ رنگ میں خدمت کو سراہا اور کہا کہ یہ بہت ہی عظیم خدمت ہے جو آپ بجا لا رہے ہیں۔ڈاکٹر صاحب اس بات پر بہت خوش تھے کہ پیر صاحب جھنڈے والے کی گوٹھ میں کیمپ لگایا جن کا حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق تھا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خط وکتابت ہوئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں تذکرہ موجود ہے۔

نومبائعین سے تعلق اور ان کا خیال۔ ڈاکٹر صاحب کو جس طرح دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اس طرح نومبائعین سے رابطہ،ان کی تربیت اور ان کے مسائل کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خاکسار جب بھی دورہ پرجاتا تو یہی فرماتے کی نومبائعین سے جا کر ملیں اور ان کا جماعت سے مضبوط رابطہ کرائیں۔مکرم احسان اللہ چیمہ جب نائب ناظم وقف جدید تھے تو انہوں نے سہ ماہی تربیتی کورس کا نومبائعین کے لئے انعقاد کیا۔سارے سندھ سے نومبائعین آئے۔ خاکسار کو بطور استاد مقرر کیا گیا۔یہ سلسلہ 3سال تک جاری رہا۔ امیر صاحب ضلع اختتامی تقریب میں شامل ہوتے نومبائعین کو جو کچھ پڑھایا جاتا ان کے مقابلے ہوتے۔ڈاکٹر صاحب مقابلے دیکھتے بہت خوشی اور فرحت محسوس کرتے انعامات تقسیم کرتے بلکہ اکثر انعامات اپنی طرف سے دیتے۔

وقف جدید سے تعلق

ڈاکٹر صاحب نے وقف جدید کی بھی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ نے وقف جدید کے ساتھ بھرپور وفا کا تعلق رکھا ہوا تھا۔ مٹھی اور نگر پارکر کے ہسپتال پر پوری توجہ دیتے تھے۔ مٹھی ہسپتال کے عملہ کی ہر لحاظ سے رہنمائی کیا کرتے تھے۔ ہر ماہ مٹھی ہسپتال میں باقاعدگی سے فری میڈیکل کیمپ لگا کر تھر کی دکھی انسانیت کی خدمت کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔آپ انسانیت کیلئے ایک بہترین مسیحا کا کردار ادا کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے کروٹ کروٹ درجات بلندکرتا چلا جائے۔وقف جدید کے تعلق میں خاکسار سے بھی آپ کا بہت نمایاں تعاون رہا۔محبت کا یہ انداز میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر واقف زندگی کے ساتھ کچھ نرالا ہوتا۔ہر واقف زندگی کی بہت قدر اور اس کا احترام کرتے تھے۔ہر گوشہ زندگی پر آپ کی اپنے دائرہ کار میں آپ کی محبتیں جلوہ فگن اور محیط نظر آتی ہیں۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

محترم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیتے لمحات،آپ کی باتیں، حالات و واقعات یاد آتے ہیں تو بے اختیار آنکھوں سے آنسورواں ہو جاتے ہیں ایسی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو گئی۔اس رمضان (جس میں آپ راہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے)پہلے ہی روزے خاکسار کو فون کیا کہ مبشر صاحب آپ کہاں ہیں۔میں نے کہا کہ آپ کے ساتھ والے ضلع میں۔کہنے لگے سانگھڑ میں ہوں گے کہا ہاں۔فرمایا ہمارے ضلع میں کب آرہے ہیں۔کہا کل آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں کہنے لگے زبردست، زبردست۔خاکسار چونکہ بطور انسپکٹر معلمین متعین ہے پورے سندھ کے دورے کرنے مقصود ہوتے ہیں۔محترم ڈاکٹر صاحب کے یاد کرنے پر خاکسار نے ضلع میرپور خاص کا دورہ رکھ لیا۔دوسرے دن شام میر پورخاص پہنچا۔عشاء اور تراویح کی نماز کے بعد ملاقات کی۔آفس میں بیٹھے رہے جماعتی باتیں ہوتی رہیں۔نماز فجر کے بعد پوچھا کہ کہاں کا پروگرام ہے میں نے عرض کی ڈاکٹر صاحب عمر کوٹ،گوٹھ احمدیہ،گوٹھ غلام نبی دورے پر جا رہا ہوں کہنے لگے نومبائعین کی تربیت کے بارے میں جماعتوں کو احساس دلاتے رہیں۔4ستمبر 2008ء ڈاکٹر صاحب سے اجازت لے کر دورے پر چلا گیا۔اس دوران خاکسار کا گلا خراب ہو گیا اور شدید درد شروع ہو گئی 7ستمبر 2008ء عمرکوٹ کی جماعتوں سے واپس آیا اور سیدھا ہسپتال پہنچا۔ڈاکٹر صاحب سے جا کر ملا کہنے لگے مبشر صاحب آپ گئے کیا حال ہے جماعتوں کا۔رمضان میں نمازوں میں تو یقیناً بہتری آئی ہو گی میں نے کہا جی ہاں۔ساتھ ہی خاکسار نے عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحب میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی گلا خراب رہتا ہے اور ہلکا ہلکا بخار بھی رہتا ہے۔کہنے لگے آپ کو ڈبل ڈوز دے دیتے ہیں تا کہ آپ روزے مکمل رکھ سکیں۔مجھے دوائی دی اور ایک انجکشن دیا کہ افطاری کے بعد لگا دیں گے۔میں گیسٹ ہاؤس آگیا اور عشاء اور تراویح کے بعد مکرم عطاء اللہ سے جو کہ آپ کے ہسپتال میں ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں۔اُنہوں نے انجکشن لگایا جب صبح اُٹھا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار کا نام و نشان نہ تھااور گلا بھی بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے آج آپ کا کیا ارادہ ہے میں نے کہا آج گوٹھ سلطان والوں نے افطاری کی دعوت کی ہے وہاں جاؤں گا اور اگلی صبح پھر انشاءاللہ حلقہ کنری اور حلقہ نبی سراور نوکوٹ کی جماعتوں کا دورہ ہو گا۔کہنے لگے جماعتوں سے نومبائعین کا مضبوط رابطہ کرائیں اور رمضان میں ان کو عبادت کی طرف توجہ دلائیں اور معلمین سے کہیں کہ وہ ان کی تربیت کریں اور ان کو جماعت کا فعال حصہ بنا نے کی کوشش کریں۔یہ سوموار 8ستمبر2008ء کی صبح کی باتیں ہیں جس دن ڈاکٹر صاحب رہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ آپ دیر تک میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے رہے کافی دیر باتیں ہوتی رہیں۔نومبائعین کے متعلق یاد دہانی، تحریک اور نصیحت کے بعد کہنے لگے 14ستمبر2008بروز اتوار چوہدری محمود احمد کی نوکوٹ دعوت ہے وہاں ضرور آنا۔لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ میرا اور ہم سب کا محبوب امیر14ستمبر 2008ءسے پہلے ہی اپنی مراد پا چکا ہو گا۔

منزلوں کی خبر خدا جانے
عشق ہے رہنما فقیروں کا

اُسی وقت صبح آخر میں کہنے لگے کہ دعاؤں میں یاد رکھنا اور کہا اب آپ بھی آرام کریں میں بھی آرام کرتا ہوں اتوار والے دن 14ستمبر2008ء والے دن چوہدری محمود کی دعوت پر ملاقات کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ یہ آخری ملاقات تھی۔

پھر گوٹھ سلطان کیلئے خاکسار اڈے پر گیا جی نہیں کر رہا تھا کہ جاؤں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی محبت کی چاشنی ایسی تھی کہ ہر شخص ہر وقت آپ کی چاہت میں کھویا رہتا۔اور آپ کی محبت بھری باتیں ذہن میں عجیب طرح سلسلہ اور خلافت کی محبت کا رس گھولتی رہتی تھیں۔خیر خاکسار چوہدری لطیف گوندل صاحب کے گھر چلا گیا ظہر کی نماز ادا کی ایک نو جوان نے آکر اطلاع دی کہ ڈاکٹر صاحب کو گولی لگی ہے ...ایک ایسی خبر ...جس کا گمان تک نہیں تھا...جس کا ہم میں سے کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا...ایسی بات جس کو دل تسلیم نہیں کر رہا تھا ... محترم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی کو گولی لگی ہے...یہ خبر جب کانوں میں پڑی میں بالکل سکتے میں آ گیا گویا کہ قیامت ٹوٹ پڑی۔اللہ تعالیٰ سے بے انتہا دعائیں مانگیں کہ یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو ...ایک دوست کی جیپ میں ہم ہسپتال پہنچے۔سارے ہسپتال کا ماحول سوگوار تھا۔خاکسار آپریشن تھیٹر میں پہنچا جہاں ڈاکٹر صاحب کے جسم سے گولیاں نکالی جا رہی تھیں لیکن جانبر نہ ہو سکے جب میت ہسپتال سے اُٹھائی گئی تو اس عظیم محسن کی جدائی کے غم میں کیا عملہ،کیا نرسیں،کیا دیگر نوکر اور نوکرانیاں اور صفائی تک کا عملہ چیخ و پکار کر رہے تھے۔ایسا جذباتی ماحول تھا کہ دیکھا نہیں جاتا تھا خاکسار بھی گیسٹ ہاؤس آ گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے راہِ مولیٰ میں قربان ہونے کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی چند گھنٹوں میں ہی پورے سندھ کے احمدی احباب ڈاکٹر صاحب کے آخری دیدار کے لئے جمع ہو گئے۔اسی طرح نومبائعین اور ڈاکٹر صاحب کے زیر رابطہ لوگوں اور زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مختلف قومیتوں کے اور خیالات کے ہر طبقہ کے بے شمار لوگ گیسٹ ہاؤس پہنچ گے۔مغرب کی نماز کے بعد چہرہ دکھایا گیااور عشاء کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی۔اس طرح ایک ولی اللہ شخص اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جان فدا کر

طلوع و غروب آفتاب

4جون 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:13	19:00
مدینہ منورہ	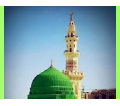	04:04	19:07
قادیان		03:44	19:30
ربوہ		03:24	19:13
اسلام آباد ٹلفورڈ	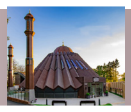	03:21	21:13